Regd. No. L 5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یکشنبہ
۲۴ شعبان سنہ ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۶ امان ۱۳۳۷ ہش ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء | نمبر ۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ مارچ۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محمود آباد سے بذریعہ ڈاک کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ ان دنوں حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل یہاں نماز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی اور خطبہ میں احباب جماعت کو احمدی ہونے کی حیثیت میں اپنے مقام کو سمجھنے اور اس کے مطابق اعمال بجا لانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس سال ماہ جون میں صدر آئزن ہاور اور مسٹر میکملن کے درمیان ایک اہم ملاقات ہوگی

اس ملاقات میں عالمی نوعیت کے جملہ مسائل زیر غور آئیں گے

واشنگٹن ۱۵ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن اس سال ماہ جون کی ۹ و ۱۰ تاریخ کو واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر میکملن نے صدر آئزن ہاور کو اطلاع دی تھی کہ وہ گرین کیسل انڈیانا کی ڈی پاؤ یونیورسٹی کی ایک تقریب میں شرکت کرنے اور طلبہ سے خطاب کرنے جون کے اوائل میں امریکہ آرہے ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے انہیں واشنگٹن آنے اور اہم امور پر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی ہے

وائٹ ہاؤس کے سرکاری افسروں سے جب اس متوقع ملاقات کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے کہا دونوں مدبر عالمی امور پر غور کرکے کوئی مشترکہ لائحہ عمل متعین کریں گے۔ خیال ہے اس ملاقات میں سربراہوں کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس کے انعقاد کا مسئلہ بھی زیر غور آئے گا۔ جب صدر کے پریس سیکرٹری مسٹر جیمز ہیگر ٹی سے اس بارہ میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر اس وقت تک ایسی عالمی کانفرنس کا مسئلہ طے نہ ہوا تو دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ بھی ضرور زیر غور آئے گا۔

★ قلات ۱۵ مارچ۔ اطلاعی حکام نے ایک سمگلنگ پارٹی کو روک کر ایک لاکھ روپے کی افیون کراچی سمگل کرنے کی ایک مہم ناکام بنادی۔ یہ افیون کراچی لے جانے کے لئے نواحی گاؤں سے ایک کار میں لادی گئی تھی۔

مقبوضہ کشمیر میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی گئی

۷ افراد گرفتار۔ شیخ عبداللہ کو دوبارہ گرفتار کرنے کی کوشش

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ مقبوضہ کشمیر میں شہری آزادی بحال کرانے اور عوام پر ظلم و تشدد بند کرانے کے لئے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی گئی ہے۔ کل دوپہر سری نگر میں جلسوں اور جلوسوں پر پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا گیا اور متعدد افراد نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ جلوس وسط شہر کے ڈیلڈار محلہ سے شروع کیا گیا۔ شیخ عبداللہ کے حامیوں میں سے بہت سے افراد گرفتار کئے جاچکے ہیں۔ یہاں بعض حلقوں کا خیال ہے کہ شیخ عبداللہ کو ریاست کی سلامتی کے خلاف کارروائیوں کے الزام میں پھر گرفتار کیا جانے والا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق کل سات افراد جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

پڈانگ ریڈیو اچانک خاموش ہوگیا

سنگاپور ۱۵ مارچ۔ انڈونیشی باغیوں کے پڈانگ اور بکیٹ ٹنگی کے ریڈیو اچانک اپنی نشریات کے دوران میں خاموش ہوگئے جاکرتا کی اطلاع کے مطابق مرکزی افواج ان علاقوں کی جانب پیش قدمی کر رہی ہیں۔

انڈونیشی باغیوں کو تسلیم کرنے کا سوال زیر غور ہے

منیلا ۱۵ مارچ۔ مسٹر ڈلس نے انڈونیشیا کی باغی حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ محکمہ خارجہ باغیوں کو تسلیم کرنے کے متعلق احتیاطی تدبیر کے طور پر قانونی ماہروں سے مشورہ لے رہا ہے۔

یوگوسلاویہ انڈونیشیا کو اسلحہ فراہم کریگا

جاکرتا ۱۵ مارچ۔ کل یہاں باخبر ذرائع نے بتایا کہ یوگوسلاویہ انڈونیشیا کو اسلحہ سپلائی کرنے پر تیار ہوگیا ہے۔ ان ذرائع نے بلگریڈ کی غیر موثق اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دس روز قبل اسلحہ سپلائی کرنیکے معاہدہ پر دستخط ہوگئے تھے جب کہ دو ماہ کے عرصہ میں انڈونیشیا کا مشن دوسری مرتبہ بلگریڈ گیا تھا۔ کتنا اسلحہ سپلائی کیا جائیگا یہ نہیں بتایا گیا۔

لبنان کے وزیر اعظم نئی وزارت بنائیں گے

بیروت ۱۵ مارچ۔ لبنان کے وزیر اعظم مسٹر سمیع کو جنہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ صدر نے نئی وزارت بنانے کی دعوت دی ہے ہمیں سے ۴۸ ارکان چیمبر نے صدر کی تجویز کی حمایت کی۔ مسٹر سمیع آج قومی وزارت بنانے میں مصروف ہوجائیں گے۔ اور مبصرین کے خیال کے مطابق انہیں اس راہ میں کوئی خاص دشواری پیش نہیں آئے گی۔

سرکاری دفاتر کے اوقات میں تبدیلی

لاہور ۱۵ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رمضان میں ۲۲ مارچ سے ۱۹ اپریل تک کے دوران دفاتر کے اوقات کار مندرجہ ذیل ہوں گے۔

ہفتہ کے تمام دن ۸ بجے صبح تا ۱ بجے دوپہر۔ جمعہ ۸ بجے صبح تا ۱۲½ بجے دوپہر یہ اوقات کار حکومت مغربی پاکستان کے تحت تمام دفتروں میں رائج ہوں گے۔ پہاڑی مقامات پر دفتروں کے اوقات کار میں تبدیلی نہیں ہوگی۔

شاہ ایران نے ملکہ ثریا کو طلاق دینے کا فیصلہ کرلیا

تہران ۱۵ مارچ۔ شاہی عدالت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شاہ ایران اور ملکہ ثریا ملک و قوم کے مفاد کے لئے شاہی نسل قائم رکھنے کے لئے طلاق پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ شاہ ایران نے اپنی ملکہ کی تعریف کرتے ہوئے اس جدائی پر اظہار رنج و غم کیا ہے۔ انہوں نے اپنے سوتیلے بھائی شہزادہ غلام رضا کو جانشین مقرر کرنے کی تجویز پیش کی تھی لیکن شاہی کونسل نے یہ تجویز رد کر دی ہے۔ ملکہ ثریا ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئی تھیں اور ۱۹۵۱ء میں ان کی شادی شاہ ایران سے ہوئی تھی۔ . . . .

. . . . شاہ کی پہلی شادی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ چار سال ہوئے جب شاہ کے بھائی شہزادہ علی رضا فضائی حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ ایران کا کوئی وارث تخت نہیں رہا۔

★ پشاور ۱۴ مارچ۔ آج یہاں صدر سکندر مرزا نے چھٹے اولمپک مقابلوں کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے حکومت کی طرف سے اولمپک ایسوسی ایشن کے لئے پچاس ہزار روپے کے عطیہ کا اعلان کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ۔ ربوہ
مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۶ء

زندہ اقوام

زندہ قومیں عروج ترقی پر کس طرح پہنچتی ہیں ۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر ہمیں غور و فکر کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ اگر ہم مغربی اقوام خاص کر امریکہ اور برطانیہ کی سوشل ترقی کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اکثر تعلیمی اور دیگر ترقیوں کے لئے یہ ممالک حکومتوں کے نہیں بلکہ بعض اولوالعزم افراد اور انجمنوں کے مرہون ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً ایک اصلاحی کام کا بیڑہ اٹھایا اور اس کو حد کمال تک پہنچا کر چھوڑا ۔ یہاں تک کہ حکومتوں کو بھی ان کا ساتھ دینا پڑا ۔ تا آنکہ وہ چھوٹا سا بیج ایک قد آور درخت بن گیا ۔ اور اب یہ اقوام اس کے ثمرات سے متمتع ہو رہی ہیں ۔ ذیل میں ہم ایک دینی اخبار سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں جس سے ان زندہ قوموں کے باہمت افراد کی کوششوں پر روشنی پڑتی ہے ۔ فهو هذا :-

"۲۶ اگست ۱۸۵۷ء کو اکتالیس مرد اور عورتیں فلاڈلفیا میں اکٹھے ہوئے ۔ ان کے سامنے مقصد یہ تھا کہ بچوں کی تعلیم میں ترقی کے ذریعے معلّمی کو ایک تسلیم شدہ پیشہ قرار دیا جائے ان لوگوں نے ایک تنظیم قائم کی جس کے ذریعے ان لوگوں کو جو معلّمی کرتے تھے ایک عظیم تعلیمی برادری میں منسلک کرنا مقصود تھا ۔ تاکہ اس پیشے کا کردار بلند کیا جا سکے ۔ اس کے مفادات کی ترویج اور ملک بھر میں تعلیم کی اہمیت کی اشاعت ہو سکے ۔ اس نئی تنظیم کا نام اساتذہ کی قومی انجمن (نیشنل ٹیچرز ایسوسی ایشن) رکھا گیا ۔

اس تنظیم جسے اب قومی تعلیم کی انجمن (نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن) کے نام سے پکارا جاتا ہے کے قیام کو ایک سو برس گذر چکے ہیں ۔ امریکہ میں دس لاکھ اساتذہ ملک کے تین کروڑ ۴۱ لاکھ ۴ ہزار بچوں کو تعلیم دیتے ہیں ۔ ان اساتذہ میں سے دو تہائی اس انجمن کے اراکین ہیں ۔ ٹریڈ یونین کے اصولوں کے پیش نظر یہ جماعت یونین نہیں ہے ۔ اس کا دائرۂ عمل وسیع پیمانے پر صرف تعلیم سے متعلق ہے ۔

یہ انجمن جو ابتدا میں نہایت کمزور اور چھوٹی تھی اب ایک زبردست قوت بن چکی ہے اور تعلیمی مقاصد کے لئے اسے ایک مرجع کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اس انجمن نے نیشنل ایسوسی ایشن آف سکول سپرنٹنڈنٹس کے تعاون اور اشتراک سے ۱۸۶۷ء میں پہلی فتح یہ حاصل کی کہ ایک وفاقی سرکاری ایجنسی کا قیام عمل میں آیا جو اب امریکی محکمۂ تعلیمات کہلاتی ہے ۔"

یہ تو زندہ اقوام کا حال ہے اب ذرا اسی اخبار کے اسی پرچہ میں شائع شدہ اداریہ ملاحظہ فرمائیے ۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ یہ اخبار ایک ایسی جماعت کا ترجمان ہے جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے ۔ یہ اخبار بوہری بازار کراچی کی گذشتہ ہولناک آتشزدگی کے تعلق میں "قدرت کا انتباہ" کے زیر عنوان لکھ رہا ہے ۔ لکھتا ہے :-

"کراچی کا انتہائی گنجان آباد اور مصروف ترین تجارتی مرکز ——— بوہری بازار ——— ۵ مارچ کی شام کو ایک نہایت ہولناک اور تباہ کن آگ کی لپیٹ میں آ گیا ۔ تین کئی منزلہ عمارتیں اور بیسیوں دکانیں جل کر خاک سیاہ ہو گئیں کتنے ہی مرد و عورت آسمان سے باتیں کرتے ہوئے شعلوں میں چیختے چلاتے اور مدد مدد پکارتے ہوئے جل کر راکھ ہو گئے ۔ کتنے ہی آدمیوں نے عمارتوں کی کھڑکیوں سے چھلانگیں لگا دیں ۔ حکومت کے اندازے کے مطابق پچاس لاکھ روپے کے لگ بھگ مالی نقصان ہوا لیکن یہ ابتدائی اور سرسری اندازہ ہے جب دھوئیں کے بادل چھٹیں گے تو پتہ چلے گا کہ کتنا نقصان ہوا ۔

اور یہ ساری تباہی آتشبازی کی ایک دکان سے شروع ہوئی ۔ اور چشم زدن میں گرد و پیش کی عمارتوں کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ۔ ہم تمام مصیبت زدہ گھرانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہم حکومت سے پوچھتے ہیں کہ کیا اسکے حکام کی غفلت اور بے پروائی اس ساری تباہی کی ذمہ دار نہیں اور کیا اس کے لئے قومی اسمبلی میں برسر اقتدار گروہ کی شقاوت و قساوت اور بے حسی اور فرض ناشناسی پر لعنت و ملامت کی قرارداد پیش کرنا مناسب نہ ہوگا ؟"

اس سے پہلے شروع میں اس اداریہ میں یہ وعظ فرمایا گیا ہے :-

"اسلامی تہذیب و روایات میں شب برات کو ایک خاص دینی اہمیت حاصل ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شب میں دعا و عبادت میں خاص طور پر مشغول رہتے تھے ۔ اپنے دوستوں سے فرمایا کرتے تھے کہ اس شب میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں ۔ اور ان کی دعاؤں کو قبول اور ان کے گناہوں کو طلب مغفرت پر معاف فرماتے ہیں بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک طرح کی نوع انسانی کے لئے "خداوندی بجٹ" کی منظوری کی رات ہے جس میں آئندہ سال میں پیدا ہونے والوں، مرنے والوں، اور انسانوں کے رزق کے متعلق احکام الٰہی جاری ہوتے ہیں شب برات کے اس تصور سے خود بخود اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس شب میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے لیکن مسلمانوں نے اپنے شامت نفس سے جس طرح اسلام کی دوسری رسوم اور روایات کا حلیہ بگاڑا ہے اور عبادت کی تقریبات کو بھی لہو و لعب کی تقریبات بنا دیا ہے یا صرف خورد و نوش کا اہتمام کرنے کے مواقع قرار دیدیا ہے اسی طرح شب برات کو بھی آتشبازی چراغاں اور حلوا پوری کی تقریب بنا دیا ہے ۔ چنانچہ صدیوں سے مسلمان اپنی اس روش پر قائم ہیں اور خدا کی طرف رجوع کرنے کی بجائے اس شب میں شیطان و نفس ہی کو خوش کرنے میں مصروف رہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بد اعمالی کی پاداش میں ان پر تکلیف و مصیبت بھی نازل ہوتی رہتی ہے ۔ مگر اللہ کے یہ بندے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والی یہ اُمّت قدرت کے اِن انتباہات سے متاثر نہیں ہوتی ۔ نقصان اٹھاتی ہے ۔ مصیبتیں مول لیتی ہے اور آنکھیں بند کئے لہو و لعب کی راہ پر بڑھی چلی جاتی ہے ۔"

جب اسلامی سوسائٹی کا یہ حال ہو گیا ہے تو یہ دینی اخبار صرف حکومت کو کوس کر رہ جاتا ہے ۔ اور اس کے دل میں ذرا بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا ہے کہ جو لوگ احیاء و تجدید اسلام اور اقامتِ دین کے داعی بنتے ہیں ان کا بھی کچھ فرض ہے اور محض باتیں بنانے کی بجائے عوام کی اصلاح کے لئے انہیں بھی کچھ کرنا چاہیئے اگر عوام شب برات اور دیگر اسلامی تہواروں میں بجائے عبادت کے رنگ رلیاں منانے کے عادی ہو گئے ہیں تو اس دینی اخبار کی دانست میں ان کے اخلاق کی اصلاح صرف حکومت کا کام ہے اور ان کا اپنا کام صرف یہ ہے کہ طریق انتخاب کے مسئلہ پر ملک میں پھوٹ ڈلوائی جائے ۔ اور رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تہلکہ مچا دیا جائے ۔

"پیغامِ صلح" کی افسوسناک ذہنیت

اسلم پرویز صاحب کے اعتراضات کا اصولی جواب

(رقم فرمودہ ۸ - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

میں نے الفضل مؤرخہ ۸ فروری ۱۹۵۸ء میں ایک مضمون "نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان کے ماتحت لکھا تھا۔ جس میں جماعت کے نوجوانوں کو اصلاح کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ اس بات کی بھی تحریک کی گئی تھی۔ کہ جماعت کے متعلق جو غلط فہمیاں آجکل غیر از جماعت مخالفوں کی طرف سے بیش از بیش تکرار اور اصرار کے ساتھ پھیلائی جا رہی ہیں ان کے ازالہ کی طرف خاص توجہ دی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے دعاؤں کی بھی تحریک کی تھی۔ میرا یہ مضمون خالصۃً اصلاح و ارشاد کی نوعیت کا تھا۔ تاکہ جماعت کے اندر اور باہر اچھی فضاء پیدا ہو اور صداقت کی پُرامن اشاعت کا رستہ کھلے۔ مگر میری حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب میں نے اخبار پیغام صلح مؤرخہ ۵ مارچ ۱۹۵۸ء میں ایک غیر معروف شخص محمد اسلم صاحب پرویز ایم۔اے نہرو پارک لاہور کا ایک مضمون پڑھا۔ جو میرے مذکورہ بالا مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اوّل تو میرا مضمون ہرگز ایسی نوعیت کا نہیں تھا جس کے جواب میں پیغام صلح یا اس کے کسی نامہ نگار کو جواب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ میرا مضمون اصلاحی نوعیت کا تھا جس میں نہ تو اہلِ پیغام کا کوئی ذکر تھا اور نہ ان کی طرف کوئی اشارہ تھا۔ بلکہ اگر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح یا ان کے نامہ نگار اسلم پرویز تقویٰ اور انصاف سے کام لیتے تو یہ مضمون ایسا تھا کہ انہیں اس کی تائید میں آواز اٹھانی چاہیئے تھی نہ کہ اس کے خلاف۔ دوسرے جس رنگ میں اسلم صاحب نے یہ مضمون لکھا ہے وہ (مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ) تقویٰ اور خشیت اللہ تو کجا معمولی عقل اور شرافت کے معیار سے بھی گرا ہوا ہے کیونکہ وہ اوّل سے لے کر آخر تک یا تو سراسر

لاتعلق باتوں سے بھرا ہوا ہے اور یا اس میں ایسے ناپاک طعن و تشنیع سے کام لیا گیا ہے جسے سپرد قلم کرنا تو درکنار ایک شریف انسان کو اس کے پڑھنے میں بھی شرم محسوس ہونی چاہیئے۔ مضمون کا عنوان یہ رکھا گیا ہے کہ "**قادیانی منجھلے میاں کا مجوزہ لائحہ عمل**" گویا بسم اللہ ہی ایک شرمناک طعن سے شروع کی گئی ہے اور اسلم صاحب نے یہ محاورہ اپنے مضمون میں بار بار دُہرایا ہے۔ اور بعض جگہ استہزاء کے رنگ میں "**منجھلے میاں**" کے الفاظ کو کاموں کے اندر رکھ کر اسے نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جن میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا مجھے اکثر پیار کے رنگ میں پکارا کرتی تھیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ اسلم پرویز کون ہیں لیکن اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو انہیں حضرت ام المومنین مغفورہ و مرحومہ کے محبت والے کلام کو استہزاء کے رنگ میں استعمال کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے تھی۔ اور میری طرف سے ان کے اس استہزاء کا یہ جواب کافی ہے جو اس قرآنی آیت میں اصولی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اِذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون (سورۃ منافقون ع) جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلم پرویز صاحب نے جو الفاظ میرے متعلق استعمال کئے ہیں وہ گو واقعہ کے لحاظ سے درست ہیں مگر پھر بھی خدا کے نزدیک اسلم صاحب جھوٹے ہیں کیونکہ انہوں نے یہ الفاظ دل سے نہیں کہے بلکہ تمسخر اور مذاق کے رنگ میں استعمال کئے ہیں۔

میں نے اسلم پرویز صاحب کی یہ بات ان کی گندی ذہنیت کے اظہار

کے لئے صرف مثال کے طور پر بیان کی ہے ورنہ ان کا مضمون اول سے لے کر آخر تک نہایت گندے طعن و تشنیع سے بھرا پڑا ہے۔ اور سنجیدگی اور خدا ترسی اور شرافت کے جذبہ سے اس طرح خالی ہے جس طرح ایک اُجڑا ہوا مکان مکین سے خالی ہوتا ہے اور وہ لغویات کے ایک ناپاک طومار سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اسلئے اس کے جواب میں میرے لئے ہمارے آسمانی آقا کی یہ ہدایت بس ہے کہ الّذین ھم عن اللّغو معرضون یعنی سچے مومنوں کو لغویات میں اُلجھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور دوسری جگہ قرآن فرماتا ہے اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ یعنی جب کوئی شخص کسی مومن کو جہالت کے خطاب سے مخاطب کرے جس میں کوئی سنجیدگی یا خیر کی بات نہ ہو تو اس کے جواب میں "سلام" کہہ کر الگ ہو جانا چاہیئے۔

البتہ اسلم پرویز صاحب نے بعض باتیں ایسی لکھی ہیں جن کے متعلق غیرت کا تقاضا ہے کہ ان کی حقیقت ظاہر کی جائے۔ یا وہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کے متعلق ناواقف لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے جو دُور ہونی چاہیئے۔ سب سے پہلی بات اسلم پرویز صاحب نے یہ کہی ہے کہ میرے مضمون میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو میں جماعت کے ایک حصہ کی کمزوریاں گنتا ہوں اور انہیں اصلاح کی تلقین کرتا ہوں اور دوسری طرف یہ لکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی قیادت میں جماعت نے وسعت اور کثرت وغیرہ کے لحاظ سے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اور اسلم پرویز صاحب کے نزدیک یہ دونوں باتیں متضاد

ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اسلم پرویز نے ایم اے تو پاس کر لیا مگر وہ اتنی معمولی سی بات بھی نہیں سمجھ سکے کہ جماعت کے ایک حصہ میں (میں نے اس تعلق میں خصوصیت کے ساتھ نسلی احمدیوں کے نوجوان طبقہ کا ذکر کیا تھا اور "ایک حصہ" کا لفظ بھی نمایاں طور پر لکھا تھا) بعض کمزوریوں کا پایا جانا بالکل اور شے ہے اور بحیثیت مجموعی تعداد کی ترقی اور تبلیغی مساعی میں ترقی اور مالی قربانی میں ترقی اور کثیر حصہ کے اخلاص میں ترقی بالکل اور چیز ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے صرف اس بات کا دیکھنا کافی ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خلیفہ بنے تو اس وقت خود غیر مبایعین کے دعوے کے مطابق جماعت کا بچانوے ۹۵ فیصدی حصہ غیر مبایعین کے ساتھ تھا مگر اب وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت کی بھاری اکثریت ان کے خلاف اور مبایعین کے ساتھ ہے۔ اور چندوں کا یہ حال ہے کہ جب جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے قادیان چھوڑ کر لاہور گئے تو اسوقت انجمن کے خزانے میں صرف چند گنتی کے روپے تھے مگر اب خدا کے فضل سے جماعت کا مجموعی بجٹ پچیس لاکھ روپے سے اُوپر ہوتا ہے اور ہماری بیرونی تبلیغ کی وسعت تو ظاہر و عیاں ہے کہ قریباً ساری آزاد دنیا میں تبلیغِ اسلام کا ایک نہایت وسیع سلسلہ جاری ہے۔ پس میری طرف سے جماعت کے کمزور حصہ کو اصلاح کی طرف توجہ دلانا جماعت کی بحیثیت مجموعی ترقی کے ہرگز ہرگز خلاف نہیں۔ اور غالباً اسلم پرویز کے سوا کوئی ہوش و حواس رکھنے والا انسان ان دونوں باتوں کو متضاد خیال نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں اسلم صاحب کے متعلق یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ بدیں عقل و دانش بباید گریست۔ کاش پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب ہی پرویز صاحب کے اس مضمون پر جو لاتعلق بھی ہے اور دل آزار بھی حق ایڈیٹری استعمال کر کے اسے کاٹ دیتے یا اس کی اصلاح کر دیتے۔

اسلم پرویز صاحب کو میرے خلاف ایک شکایت یہ ہے کہ میں خود بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہوں جس پر بقول اسلم صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کئی دفعہ مجھے توبیخ فرما چکے

ہیں وغیرہ وغیرہ میں اپنے اصلاحی مضمون کے ساتھ اسلم صاحب کے اس اعتراض کا کوئی جوڑ نہیں سمجھ سکا۔ اور نہ میں نے غلطیوں سے پاک ہونے کا دعویٰ کیا ہے بلکہ اگر اسلم صاحب کھلی آنکھ سے دیکھتے تو میرے مضمون کے نیچے "خاکسار راقم آثم" کے الفاظ ہی ان کی ہدایت کے لئے کافی تھے کہ میں اپنے آپ کو ایک کمزور انسان سمجھتا ہوں۔ مگر اسباب کا کیا علاج ہے کہ بعض میں اچھے بھلے لوگوں کی آنکھیں بھی اندھی ہو جایا کرتی ہیں۔ اگر بقول اسلم پرویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مجھے کسی معاملہ میں کبھی تنبیہہ فرمائی۔ تو وہ امام بھی ہیں اور بڑے بھائی بھی۔ انہیں ہر طرح اس کا حق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تنبیہہ یا توبیخ کے امکاناً دو ہی پہلو ہو سکتے ہیں۔ یا تو حضور میری کسی حقیقی لغزش اور کمزوری پر اصلاح کی غرض سے ناراضگی کا اظہار فرمائیں۔ اور یا حضور کسی غلط فہمی کی بنا پر نیک نیتی کے ساتھ سرزنش کا طریق اختیار کریں (کیونکہ جب اجتہادی طور پر ایک نبی اور مامور من اللہ تک کو غلطی لگ سکتی ہے۔ تو حضور تو بہرحال ایک مامور من اللہ کے خلیفہ ہیں) مگر دونوں صورتوں میں میرا سر امام کے سامنے خم ہے۔ اور یہی خدا اور رسول کی تعلیم ہے تو پھر اسلم پرویز ہمارے معاملہ میں ٹانگ اڑانے والے کون ہوتے ہیں؟ یا تو وہ مجھے اکساتے ہیں۔ جس سے میں خدا کے فضل سے بالا ہوں ولا فخر۔ اور یا وہ خواہ نخواہ اپنی گندی ذہنیت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے

نیش عقرب نہ از پئے کین است

والی مثال پہلے سے زبان زد خلائق ہے

ایک اعتراض اسلم پرویز صاحب کا یہ ہے کہ میری اولاد میں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ اور یہ کہ میں جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہوں تو اپنی اولاد کی فکر کیوں نہیں کرتا؟ اسلم صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ میں اپنی اولاد کو فرشتے خیال نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی طرح کے گوشت پوست کے کمزور انسان سمجھتا ہوں۔ میں انہیں ہمیشہ نصیحت کرتا ہوں اور ان کے لئے خدا کے حضور سربسجود رہتا ہوں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے وہ جماعت کے غیور فرزند ہیں اور اگر ان میں کوئی کمزوری ہے تو کم از کم وہ ایسے نہیں کہ اسلم صاحب کی طرح جس درخت پر بسیرا کریں۔ اسی کی شاخ کو کاٹنے لگ جائیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں (اور یہی میرا اصل جواب ہے) کہ میں نے اپنے مضمون میں جن نوجوانوں کو اصلاح کی غرض سے مخاطب کیا ہے ان کے متعلق میں نے کہاں لکھا ہے کہ اس سے صرف دوسرے احمدی مراد ہیں۔ ہمارے خاندان کے نوجوان مراد نہیں۔ لاریب اگر ہمارے خاندان کے کسی فرد میں کوئی کمزوری پائی جاتی ہو تو وہ بھی میرے مضمون میں اسی طرح مخاطب ہے جس طرح کہ دوسرے احمدی نوجوان مخاطب ہیں۔ مگر اسلم پرویز صاحب کی آنکھیں کون کھولے۔ میں سوتے ہوئے کو جگا سکتا ہوں۔ لیکن جاگتے کو جگانا میرے بس کی بات نہیں۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے نوجوانوں سے بھی [illegible] میں کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح لوگوں کی آنکھیں ان پر لگی ہوئی ہیں۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے جماعت کے لئے ہمیشہ اعلیٰ نمونہ بننے کی کوشش کریں۔ یقیناً اگر انہوں نے نیکی اور تقویٰ کا رستہ اختیار کیا۔ اور خدا کے ساتھ مضبوط پیوند رکھا۔ تو جیسا کہ معمولی رنگ میں قرآن فرماتا ہے۔ وہ دوہرے اجر کے مستحق ہوں گے۔ لیکن دوسری صورت میں ان کے لئے نعوذ باللہ گرفت بھی دوہری ہے۔ پس ان کو اپنی غیر معمولی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے ہوشیار اور چوکس رہ کر پاک زندگی گزارنی چاہیئے۔

اسلم پرویز صاحب کا آخری اعتراض یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مقابلہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ہر لحاظ سے ادنیٰ اور فروتر قرار دیا ہے۔ اور مختلف رنگوں میں حضرت خلیفہ اول کی توہین کی ہے۔ بلکہ اسلم صاحب نے یہاں تک لکھا ہے کہ ربوہ کی جلسہ گاہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات کو پاؤں کے نیچے مسلا گیا۔ میں اس کے جواب میں لعنت اللہ علی الکاذبین کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں؟۔ درجوں کا معاملہ تو صرف خدا تعالیٰ جانتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سید ولد آدم ہوتے ہوئے مسلمانوں کو ادب سکھانے کی غرض سے فرماتے ہیں کہ لاتفضلوا بعض الانبیاء علیٰ بعض یعنی اے مسلمانو تم اپنی طرف سے خدا کے نبیوں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو بلکہ اس معاملہ کو خدا اور رسولوں پر چھوڑ دو جو اس قسم کی فضیلت بیان کرنے کے اصل حقدار ہیں۔ اور دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ لاتفضلونی علیٰ یونس بن متّیٰ یعنی مجھے یونس بن متّیٰ پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ یونس کو یہ جزوی فضیلت حاصل تھی کہ اس کی ساری قوم اس کی زندگی میں ہی اس پر ایمان لے آئی مگر میری ساری قوم نے ابھی تک مجھے نہیں مانا پس فضیلت کا معاملہ بہت نازک ہے۔ اس کا حقیقی جج صرف خدا ہے۔ ہاں جس شخص کی فضیلت خدا بیان کر دے یا رسول صراحت فرما دے۔ تو وہ بے شک افضل ہے۔

باقی رہا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی عزت و اکرام کا سوال سو جھوٹا ہر وہ شخص ہے جو یہ کہتا ہے کہ میرے دل میں ان کی عزت نہیں۔ میرے دل میں خدا کے فضل سے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی بے حد عزت ہے۔ اور آپ کے علم و ایمان اور توکل و ایقان کے بعض پہلو اتنے نمایاں ہیں کہ ان کے تصور سے بھی انسان کے دل میں ایک وجدانی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے اور میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے لئے اپنے دل میں تمام محبت پاتا ہوں۔ اور انہیں اس تمام تعریف کا مستحق سمجھتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف کتب میں ان کی فرمائی ہے۔ پس اسلم پرویز نے مجھ پر یہ الزام لگا کر انتہائی ظلم اور افتراء سے کام لیا ہے کہ میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کی عزت نہیں کرتا۔ مگر میں پھر کہتا ہوں کہ درجہ کا فیصلہ صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور افضل وہی ہے جسے خدا افضل قرار دے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کا مرسل و مامور ہوتے ہوئے فرمایا ہے کہ ماہماں پیغمبراں را چاکر یم تو یہ خاکسار جو سب کا خادم ہے کس حساب میں ہے کاش اسلم پرویز یہ ناپاک اور مفتریانہ مضمون لکھ کر ہمارا دل نہ دکھاتے۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کے سر پر ایک خدا ہے جس کے سامنے وہ ایک دن پیش کئے جائیں گے جہاں جھوٹوں کے لئے رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

بالآخر میں اس بات کے کہنے سے بھی رک نہیں سکتا کہ کیا اہل پیغام کے لئے یہ شرم کا مقام نہیں کہ جہاں ہم لوگ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں بھی اور اس کے بعد بھی حضور کے عقیدت مندوں اور حلقہ بگوشوں میں شامل رہے ہیں۔ وہاں اہل پیغام نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خلافت کا قریباً سارا زمانہ حضور کے خلاف خفیہ ریشہ دوانیوں اور گاہے گاہے کی کھلی سرکشی میں گزارا اور حضور کو خلافت سے معزول کرنے کی ناپاک کوشش کرتے رہے۔ مگر جب آپ وفات پا گئے۔ تو مجاوروں کا روپ دھار کر آپ کی قبر کو پوجنے کے لئے آگے آ گئے۔ یہ وہ حقائق ہیں جنہیں شائد اسلم پرویز نہ جانتے ہوں کیونکہ وہ بعد کے نسلی احمدی معلوم ہوتے ہیں پرانے لوگ سب جانتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر خدا جانتا ہے اور وہ ساری نیتوں کو دیکھتا ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۱۱ مارچ ۱۹۵۸ء

نوٹ:- میں یہ نوٹ لکھ چکا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ آج کے الفضل میں ایڈیٹر صاحب کی طرف سے بھی اسلم پرویز صاحب کے مضمون کے جواب میں ایک اداریہ نکلا ہے مگر چونکہ میرا یہ نوٹ لکھا جا چکا تھا۔ اس لئے اسے الفضل میں بھجوا رہا ہوں لیکن آئندہ ایسے گندے مضامین کے جواب میں کچھ نہیں لکھوں گا۔ وحسبی اللہ ونعم الوکیل (خاکسار مرزا بشیر احمدؐ)

مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے اعزاز میں

دعوت عصرانہ

مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے حیدرآباد تبدیلی ہو جانے پر مجلس عاملہ جماعت کراچی و مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب کو ایک دعوت عصرانہ شیزان ہوٹل میں بوقت ۵ بجے شام دی گئی۔ چائے کے بعد جناب قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے جناب چوہدری صاحب کو ایڈریس پیش کیا جس میں جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی دوران امارت جماعت کراچی کی مساعی اور سرگرمیوں کو سراہا گیا اور ان کے عہد امارت میں جماعت کراچی کو جو مقام نصیب ہوا ہے۔ اس میں ان کی کاوشوں کی تعریف کی گئی۔ بعد ازاں جناب چوہدری صاحب نے اس کا جواب دیا اور فرمایا کہ ہماری ترقی کا راز صرف اور صرف اطاعت اور تعاون میں ہے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم ان اصولوں پر کاربند رہ سکیں دعا کے بعد یہ مجلس برخاست ہوئی (نامہ نگار)

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشانات

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا تعالیٰ ایک ہستی زندہ اور ازلی ہے ۔ اور وہ اپنی سنت مستمرہ کے مطابق اپنی ہستی کو اپنے مقرب بندوں کے ذریعہ ظاہر کیا کرتا ہے ۔ گو اس کی جملہ صفات ازلی ابدی ہیں لیکن خصوصیت سے ان کا ظہور خدا تعالیٰ کے انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ مخصوص زمانہ میں ہوتا ہے

اصل مضمون کے شروع کرنے سے قبل اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ دعا کے معنے پکارنے کے ہیں اور مذہبی اصطلاح میں جب کوئی بندہ اپنے رب کے حضور کوئی التجا کرتا ہے یا اپنے کسی خاص مقصد کے پورا کرنے کے لئے عرض کرتا ہے تو اسے دعا کہتے ہیں ۔ ایک دعا تو اضطراری حالت میں ہوتی ہے جس میں مومن اور غیر مومن کی کوئی تمیز نہیں ہوتی ۔ لیکن دوسری دعائیں خدا تعالیٰ اپنے مقرب اور نیک بندوں کی دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اور بہت جلد قبول فرماتا ہے اسی طرح جیسے ایک دوست دوسرے دوست کی باتوں کو دوسروں کے مقابل پر زیادہ مانتا ہے ۔ خدا تعالیٰ بھی اپنے مقربان بارگاہ کی دوسروں کے مقابل دعا و التجا قبول کرتا ہے اور ان کو اپنی خاص نصرت و تائید سے نوازتا ہے ۔ دراصل خدا تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں اور دوسرے لوگوں میں یہ علامت مابہ الامتیاز ہے ۔

اس وضاحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم مصلح موعود کی پیشگوئی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود کی دیگر خصوصیات کے علاوہ اس میں دعاؤں کی قبولیت کی خصوصیت بھی پائی جاتی ہے ۔ جیسا کہ پیشگوئی کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا ۔ اور یہ عبارت کہ "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا" وغیرہ

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ خلافت میں ...... مختلف قسم کے ابتلاء جماعت احمدیہ پر آئے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے طفیل اپنے فضل سے ان سب ابتلاؤں کو دور کر کے جماعت کو راہ ترقی پر بسرعت گامزن کرتا چلا گیا ۔ فتنہ احرار کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کے مخالفین نے جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے جو جدوجہد اور کوشش کی اور تکبر و غرور اور جوش و خروش سے آگے بڑھنے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مگر حضور کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایسے نازک وقت میں جماعت کی حفاظت فرمائی ۔ اس وقت حضور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرمایا کہ احرار اور ان کے ہمنوا اپنی طاقت اور اپنے جتھے میں ہم سے بہت زیادہ ہیں اور یہ جماعت کے خلاف تمام تدابیر کو بروئے کار لا رہے ہیں ۔ لیکن میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین کو نکلتے دیکھتا ہوں ۔ اور پھر سب کو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ نے احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی ۔ ان کی تمام تدابیر رائیگاں کر دیں اور جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی ترقی عطا فرمائی ۔

۱۹۵۳ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی ۔ اور علاوہ عام پبلک کے بعض گورنمنٹ کے افسران بھی ایجی ٹیشن کی پشت پناہی کرنے لگے ہر جگہ جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے گئے ۔ اور احمدیوں پہ زمین باوجود فراخ ہونے کے تنگ کر دی گئی ۔ ایسے وقت میں ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے اپنی اس جماعت جسے آپ نے ہمیشہ اپنی جسمانی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھا کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دردمند دل کے ساتھ دعائیں کیں اور بہت جلد خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو تسلی دی گئی اور آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اور پریشان مت ہو ۔ خدا تعالیٰ میری طرف دوڑتا ہوا چلا آ رہا ہے ۔ اور اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوا آیا اور احمدیت کے مخالفین کو ناکام و نامراد کیا ۔

۱۹۴۷ء میں جبکہ پنجاب میں ہر جگہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی تھی اور انسانی جان کی کوئی قیمت نہ تھی ۔ قادیان میں بھی حالات خطرناک تھے اور لوگ اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے اپنے وطنوں کو چھوڑ رہے تھے ۔ ایسے نازک وقت میں ہمارے امام سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ قادیان کو ایک دفعہ یہ ہدایت فرمائی کہ قادیان سے کوئی شخص پیدل قافلہ کے ساتھ روانہ نہ ہو ۔ ان کے لئے ٹرکوں کا انتظام کیا جا رہا ہے ایسے نازک وقت میں جبکہ ایک ایک دن خطرناک سے خطرناک ہوتا جا رہا تھا یہ ہدایت جاری کرنا صرف اسی شخص کا کام ہے جسے اپنے خدا پہ پورا یقین ہو اور جو یہ سمجھتا ہو کہ میرا خدا میری تضرعات کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا اور اس خطرناک وقت میں بھی ضرور وہ میری مدد کرے گا اور میرے فرزندوں (تمام جماعت حضور کی روحانی فرزند ہے) کی حفاظت کرے گا ۔ اللہ اللہ کس قدر پختہ یقین [illegible] حضور کو اپنے خدا پر ہے ۔ قادیان کے تمام احمدی باشندے اس امر پہ گواہ ہیں کہ جن غیر لوگوں نے پیدل قافلہ کے ساتھ سفر اختیار کیا ان میں سے بہت سے ہلاک ہوئے اور لوٹے گئے ۔ لیکن جو حضور کی ہدایت کے مطابق قادیان میں ٹھہرے رہے وہ ٹرکوں پہ بیٹھ کر آرام اور حفاظت سے پہنچے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی گزند نہ پہنچا ۔

گذشتہ قریب کے عرصہ میں مجھے دو غیر مسلموں کے ذریعہ حضور کی قبولیت دعا کے دو واقعات کا علم ہوا ۔ چند ماہ کی بات ہے ۔ میرے دفتر میں ایک سکھ دوست جو قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے قریب کے ایک گاؤں لالے ننگل کے رہنے والے ہیں تشریف لائے ۔ انہوں نے بتایا کہ میں تقسیم ملک سے قبل ایک مرتبہ قادیان آیا ۔ جمعہ کا دن تھا اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر جب مسجد اقصیٰ سے اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا کہ حضور قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے لیکن میرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں پہ بھی بارش نازل فرمائے ۔ وہ کہتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پہ قادر ہے اور میں دعا بھی کروں گا ۔ اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بارش ہو رہی تھی اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہری بھری ہو گئیں اس واقعہ کی وجہ سے میں مرزا صاحب پر بہت اعتقاد ہے ۔

دوسرا واقعہ بھی ایک سکھ دوست کا ہے جو دریائے بیاس کے کنارے ایک گاؤں بھٹیاں کا نمبردار ہے ۔ جب میں پچھلے دنوں بغرض شکار گیا اور نمبردار صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہمیں مندرجہ ذیل واقعہ سنایا کہ :۔

" میرے پر قتل کا جھوٹا مقدمہ چلایا گیا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا ۔ میرے بعض احمدی اصحاب سے دوستانہ مراسم تھے ۔ جب میں قادیان آیا تو انہوں نے مجھے حضور سے ملنے اور دعا کے لئے عرض کرنے کا مشورہ دیا ۔ چنانچہ میں مسجد مبارک میں آیا نماز کے بعد جب حضور گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے سلام عرض کیا اور اپنے مقدمہ کا حال بیان کر کے [illegible] دعا کے لئے درخواست کی مرزا صاحب نے میرا نام دریافت کیا اور بغیر مزید کوئی بات کئے گھر کے اندر تشریف لے گئے [illegible] کہ حضور نے میرا صرف نام دریافت کیا ہے اور کوئی بات دریافت نہیں کی ۔ نہ ہی یہ کہا ہے کہ دعا کروں گا ۔ نہ معلوم کیا بات ہے میری یہ بات سن کر ان دوستوں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں حضور آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کے طفیل آپ کو بری کر دے گا ۔ انشاء اللہ ۔

اس کے بعد میں اپنے گاؤں واپس چلا گیا چند دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ عدالت لگی ہوئی ہے ۔ میں اور میرے ساتھ کے دوسرے ملزم وہاں موجود ہیں ۔ مجسٹریٹ صرف میرا ہی نام لے کر آواز دیتا ہے کسی دوسرے ملزم کو نہیں پکارتا کہ فلاں شخص کون ہے آگے آئے ۔ اس کے آواز دینے پر میں اس کے سامنے پیش ہوتا ہوں اور اپنا نام بتاتا ہوں ۔ اس خواب کے چند دنوں بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی تو بعینہٖ اسی طرح ہوا جس طرح میں نے خواب میں دیکھا تھا یعنی مقدمہ کے دوران میں مجسٹریٹ نے تمام ملزموں میں سے صرف میرا نام لے کر مجھے اپنے سامنے پیش ہونے کے لئے آواز دی جس پر میں اس کے سامنے پیش ہوا ۔ خدا کی قدرت جتنی پیشیاں ہوئیں ہر پیشی میں مجسٹریٹ صرف میرا ہی نام لے کر مجھے بلاتا رہا ۔ اس طریق کار کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجسٹریٹ ہر بار میرا نام بھول جاتا ہے اور میرے وکیل نے تو مجسٹریٹ کے اس طریق کو دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ باقیوں میں سے شاید کوئی بری ہو جائے لیکن تمہیں مجسٹریٹ ضرور سزا دے گا ۔ مگر مجھے کوئی گھبراہٹ نہ ہوئی ۔ اور خدا کی شان

(باقی صفحہ ۸ پر)

خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

تعمیر دفتر کیلئے ذی استطاعت خدام سو سو روپیہ پیش کریں

از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ء کے شوریٰ کے اجلاس میں دفتر خدام الاحمدیہ کی تعمیر کا معاملہ پیش ہوا تھا اور اس میں ہم سب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پوری کوشش اور جدوجہد کر کے دفتر کو مکمل کیا جائے۔ جب تک دفتر کی عمارت مکمل نہیں ہوتی۔ خدام الاحمدیہ کی سکیموں کو جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اب تک دفتر کے صرف چار کمرے ہیں اور وہ کمرے بالکل ناکافی ہیں۔

ربوہ میں اب قریباً تمام اداروں کی عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں۔ لیکن خدام جو نوجوان ہیں اور جن کی ہمتیں بلند اور ارادے اونچے ہیں اور جن کا ہر کام پیش پیش ضروری ہے، ان کا دفتر ابھی نامکمل ہے۔ ان حالات میں خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ دفتر کی تعمیر کی طرف فوری توجہ کریں۔ قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع پر اس بارہ میں بہت ذمہ داری آتی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علاقہ میں اور ضلع کے قائدین کو توجہ دلائیں کہ وہ تعمیر دفتر کے لئے پوری جدوجہد شروع کر دیں۔ ایسے خدام جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے ان سے کم از کم یکصد روپیہ لیا جائے۔ اگر یکصد روپیہ دینے والے چار صد خدام بلند ہمتی کا ثبوت دیں تو دفتر مکمل ہو سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اتنی تعداد میں ایسے خدام موجود ہیں جو سو سو روپیہ آسانی سے دے سکتے ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا ذاتی علم ہے ایسے خدام بھی ہیں جو ہزار ہزار روپیہ ادا کر سکتے ہیں۔

قائدین علاقائی اور اضلاع کو تمام ایسے خدام کی فہرست تیار کر لینی چاہیئے جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مالی وسعت دی ہے کہ تعمیر کے لئے یکصد روپیہ دے سکیں اور اس فہرست کی ایک نقل دفتر مرکزیہ کو بھجوا دینی چاہیئے تاکہ دفتر کو بھی اندازہ ہو سکے۔ وہ خدام جو اس تحریک میں حصہ لیں گے ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر کے ہال میں کندہ کر دیئے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعا کریں گی۔ علاوہ ازیں ایسے خدام کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خاص طور پر دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ بہر حال ہمیں فوری توجہ کی ضرورت ہے تاکہ عمارت مکمل ہو سکے۔ اور اس سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیں کہ ان کا دفتر مکمل ہے۔

اسی طرح یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جو خدام سو سو روپے کی ذیل میں نہ آئیں وہ خود اپنی استطاعت کے مطابق چندہ اکٹھا کریں۔ درحقیقت کوئی ایسا خادم نہیں ہونا چاہیئے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نوجوانوں کے دلوں کو کھول دے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہر ایک تحریک میں پیش پیش نظر آئیں۔

گمشدہ سیونگ سرٹیفکیٹ

مجھے ایک نہایت قیمتی سیونگ سرٹیفکیٹ ملا ہے جس پر احمد دین ولد شرف دین چک نمبر ۱۰/۱۲۸ مرقوم ہے۔ جو ۱۹۵۲ء میں خانیوال کے ڈاکخانہ سے جاری کیا گیا تھا۔ تلاش ورثا کے لئے خاکسار دو مرتبہ نواح خانیوال بھی گیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ جن صاحب کا یہ سرٹیفکیٹ ہو نشاندہی دے کر مندرجہ ذیل پتہ پر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شیخ سبحان علی سربراہ نمبردار چک ۹۲/۷-R
ڈاکخانہ چک ۶۱/۲-B-۵ براستہ بھکر

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

احمدی بچوں کا رسالہ تشحیذ الاذہان اور احباب جماعت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی رسالہ تشحیذ الاذہان کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

"مقامی جماعتوں میں تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ نہ صرف احمدی نوجوانوں کو اس رسالے کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں بلکہ ان میں اس رسالے کی قلمی امداد کا بھی شوق پیدا کریں۔ اس کے بغیر اس رسالے کا مقصد پوری طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔"

نوٹ:۔ رسالہ کا سالانہ چندہ مبلغ پانچ روپے ہے۔ (مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان)

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا مالی جائزہ!

اور سو فیصدی وصول کرنیوالی مجالس

سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں جن مجالس نے مختلف مدات میں سو فیصدی وصولی کی ہے ان کے نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا اب جملہ احباب سے بھی ان کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک قدم کو ان کے لئے بیش از پیش خدمات کا موجب بنائے وہاں دوسری مجالس کے ارکان کو بھی ایسی ہی مسابقت کی روح عطا فرمائے۔

ا۔ چندہ مجلس:۔ کراچی۔ کیمبل پور۔ خوشاب۔ چک ۱۶/۲ جنوبی۔ جوہر آباد۔ تلونڈی کھجوروالی۔ گرمولا ورکاں۔ لائلپور۔ چک ۱۲۱ گوکھووال۔ عملہ ریلوے برج ورکس ملتان چھاؤنی۔ اوچ شریف۔ روہڑی۔ کنری۔

ب۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔ کیمبل پور۔ خوشاب۔ گرمولا ورکاں۔ چک ۱۲۱ گوکھووال

ج۔ چندہ تعمیر دفتر:۔ کیمبل پور۔ چک ۹ شمالی۔ گرمولا ورکاں۔ ملتان چھاؤنی

د۔ ریزرو خدمت خلق:۔ کیمبل پور۔ جوہر آباد۔ گکھڑ۔ گرمولا ورکاں۔ چک ۱۲۱ گوکھووال۔ ملتان چھاؤنی۔

ر۔ حفاظت فنڈ:۔ کیمبل پور۔

س:۔ ریزرو فنڈ۔ کیمبل پور۔ جوہر آباد۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے حقیقی تایا شیخ محمد ادریس صاحب پنشنر سنگروری جو شیخ رشید احمد صاحب مددگار کلرک ٹی۔ آئی۔ کالج کے حقیقی بڑے بھائی تھے تقریباً ایک ہفتہ کے قریب بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے ۲۳/۱/۵۸ بروز جمعرات بوقت صبح ½ ۱۰ بجے ۶۰ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی احباب اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے سلسلہ کی کتب خرید کر پڑھنے کا ازحد شوق تھا۔ اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کرتے رہتے تھے۔ وفات سے چند منٹ پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ دائیں کروٹ لینے پر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز بعد نماز عصر مولوی فضل حق صاحب قریشی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مرزا مہتاب بیگ صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

حبیب اللہ قریشی کارکن دفتر بیت المال۔ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے چچا محترم ملک نصر اللہ خانصاحب آف کراچی لانڈھی چند یوم سے بیمار ہیں احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک عبد الرب از ربوہ)

تحریک جدید کے وعدے ماہ فروری میں سوفیصدی پورے کرنے والے

سَابِقُوْنَ الاَوَّلُوْن

حضور فرماتے ہیں کہ "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔"

"بیشک اللہ تعالےٰ نے میرے دل پر یہ سکیم نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

احباب جماعت کے سامنے مندرجہ بالا ارشاد حضور پیش کرتے ہوئے احباب کنندگان جنہوں نے اب تک جبکہ سال رواں کا پانچواں مہینہ بھی قریباً نصف تک گزر چکا ہے۔ ابھی تک کوئی ادائیگی نہیں کی ان سے عرض ہے وہ مندرجہ بالا حضور کے ارشاد کی روشنی میں یہ کوشش فرماویں اور یہ ارادہ کرلیں کہ وہ اس وقت چین سے نہ بیٹھیں گے جبتک کہ وہ ۳۱ر مارچ سے قبل وہ اپنا وعدہ ادا کر کے حضور کے قدموں میں پیش نہ کرلیں گے۔

جماعتہائے احمدیہ مغربی پاکستان کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وصولی سال رواں گزشتہ سال کی کل وصولی کے مقابلہ میں کم رہی ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کراچی نے کل وعدوں کا ابتک ۸۴٪ حصہ ادا کر دیا ہے اور انکے عہدہ داران کا یہ متفقہ فیصلہ اور عزم بالجزم ہے کہ وہ اپنے کل وعدہ جات انشاءاللہ تعالیٰ مجلس مشاورت کے موقع پر سوفیصدی ادا کر کے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کریں گے اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے اللہ تو انکی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں

فرمایا:۔ "اصل بات یہ ہے کہ قربانی کرنی مشکل نہیں ایمان لانا مشکل ہے جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے اس کے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔"

"میں امید کرتا ہوں کہ جن مردوں کے دلوں میں ایمان ہے۔ وہ عورتوں کی اور جن عورتوں کے دلوں میں ایمان ہے وہ مردوں کی اور جن بچوں کے دلوں میں ایمان ہے وہ اپنے ماں باپ کی مدد کریں گے اور آئندہ قربانیوں کے بارے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔"

حضور کے ارشاد کی روشنی میں امید ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہ تبلیغ اسلام اور احمدیت کے شاندار جہاد کبیر میں جو کہ تحریک جدید کے ماتحت بیرون ممالک میں ہو رہا ہے حصہ لے رہے ہیں اور اپنی مالی قربانی حضور میں پیش کی ہوئی ہے ارادہ فرمالیں گے۔ کہ ان کا وعدہ سالم ۳۱ر مارچ تک ادا ہو جائے۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں کیونکہ مومن جب کسی نیک بات کا ارادہ کر لیتا ہے۔ کوشش بھی کرتا ہے۔ اور پھر خدا پر بھروسہ رکھتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کی کوشش کو بار آور کرتا ہے۔ اور یہ تحریک جدید کا وعدہ تو آپ نے خدا تعالےٰ سے فرمایا ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ یہ میری تحریک نہیں یہ تو خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ اس لئے آپ کا یہ وعدہ تو خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے کہ اے خدا ہم کو جو مال تو نے دیا ہے تیرے لئے تیرے دین کی اشاعت کے لئے اس کا حصہ تیرے حضور پیش کرتے ہیں تو اپنے رحم سے قبول فرما۔ تنگی اور ترشی تو انسان کے ساتھ ہر وقت لگی ہوئی ہے۔ انسان اگر خدا تعالیٰ کے لئے اور خدا کے دین کے لئے تنگی برداشت کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائے گا۔

فرمایا "تحریک جدید تو ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔"

صدقہ جاریہ کے لئے بعض مخیر احباب جاتے ہوئے کوئی کنواں وغیرہ لگا دیتے ہیں۔ کنواں تو دو سال چار سال کے بعد بند ہو جائے گا مگر تحریک جدید میں دیا ہوا آپ کا روپیہ ایسے مصرف میں لایا جاتا ہے کہ جس کا ثواب آپ کو آپ کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ملتا رہیگا اسلئے تحریک جدید کا وعدہ جلد از جلد ۳۱ر مارچ تک داخل کرنے کی کوشش کریں اور سابقون کا ثواب حاصل کریں کیونکہ

فرمایا "جو خدا تعالےٰ کے نزدیک مجبور ہے اسے دق نہ کرو۔ جو شیطان کے ہاتھوں مجبور ہے۔ اسے اور زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ یاد رکھو یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ اور ہو کر رہے گا

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

خدا تعالےٰ کے کام رکا نہیں کرتے وہ تو ہو ہی جایا کرتے ہیں پس مبارک ہیں وہ جن کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے کہ آپ یہ خدا تعالےٰ کا قرض اپنے سروں سے ۳۱ر مارچ کی شام سے قبل اتار لیں۔ آمین۔ اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں (وما توفیقی الا باللہ)

اس نوٹ کے ساتھ ان احباب کرام کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جن کے وعدے ماہ فروری میں سوفیصدی ادا ہو چکے ہیں۔ اور وہ جو وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کر چکے تھے ان کے نام اخبار الفضل کی بارہ اقساط میں پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ کار عقبیٰ با عملہا بستہ آمد۔ رستہ آں دلہا کہ بر ش خستہ اند۔ آخرت کیلئے ان کے سب عمل ہیں۔ وہ دل بخت یافتہ ہیں جو خدا کے لئے زخمی اور شکستہ ہیں۔

از سخنہا کے شود ایں کاروبار۔ صدق مے باید کہ تا آید بکار

باتیں بنانے سے یہ کام نہیں چلتا۔ کامیابی کے لئے وفاداری درکار ہے۔ پس از عملیا ثابت کن آں نور ایمان نست۔ پس ایمان کا نور اپنے عمل سے ثابت کر وما توفیقی الا باللہ توکلت علیہ والیہ انیب۔

وکیل المال تحریک جدید

دفتر اول

کیپٹن محمد سعید صاحب راولپنڈی ۱۲۹/-
والدہ صاحبہ " " ۴۳/۸
اہلیہ صاحبہ " " ۴۳/۸ } ۲۳۹/-
بچگان " " ۲۳/-
بیگم مرزا بشیر احمد صاحب " ۱۶/-
ڈاکٹر کیپٹن اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ ۲۴۸/۴
" منجانب دادخان مرحوم منشی محمد جان خان صاحب ۲۸/۴
" والد صاحب مرحوم بابو احمد جان صاحب ۲۸/۴
" والدہ صاحبہ زیب النساء بیگم صاحب ۲۸/۴
" اہلیہ صاحبہ ناصرہ بیگم دفتر دوم ۴۵/۸
" پسر " ۵/۵
" دختر ناہید اقبال " ۵/۳
ڈاکٹر کیپٹن صاحب نے کل رقم -/۴۴۵ ارسال فرمائے۔ آپ ہر سال اپنے متعلقین کا بھی ادا کرتے آرہے ہیں۔ جزاکم اللہ
استانی زینب بیگم صاحبہ مظفر گڑھ ۵۶/-
چوہدری باغ الدین صاحب ۳۰۱/۱۰-L ۸۲/-
چوہدری شہاب الدین صاحب " ۱۳۵/-
ملک عصمت اللہ صاحب مرحوم ۱۱۹/7-D-R ۱۰/-
ملک مولوی رحمت اللہ صاحب " " ۱۰/-
حافظ محمد یوسف صاحب ۲۴۵/E-B ۱۱/-
چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان شہر ۱۰۵/-
" فضل کریم صاحب مع اہلیہ و بنت بورے والا ۲۰/۱۰
ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس " ۷۵/-
ملک عزیز احمد صاحب لودھراں ۱۴/۹
ملک محمد علی صاحب " ۵/۴
چوہدری غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ ۱۲۱ بہاولپور ۶۰/- } ۸۱/-
اہلیہ صاحبہ " " ۲۱/-
کرنل ملک محمد حسین خاں صاحب ۱۲۲/4-R ۵۷/-
چوہدری وزیر خاں صاحب ۹۲ گ ب لائلپور ۸/۹
منشی محمد بخش صاحب حصاری گوکھوال " ۷/۸
جنت بیگم صاحب چک ۵۹۱ گنگا پور ۱۳۰/-
چوہدری علی احمد صاحب سکرٹری مال ۴۴ ۱۵/-
سید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم " ۴۴/-
شریف احمد صاحب باجوہ ۵۵۹ گ ب ۱۸/-
رسول بی بی صاحبہ ادرحمہ سرگودھا ۱۰/-
منشی غلام محمد صاحب پنشنر بھکر " ۵/-
مولوی عبدالکریم صاحب خوشاب ۱۷/-
مسعود بانو صاحبہ گھوگھیاٹ میانی ۱۴/۵
رشیدہ بانو صاحبہ ۲/۱۱

چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳ ۲۰/۸
" عنایت اللہ صاحب مع اہل و عیال ۹۴ ج ب ۱۶/۴
چوہدری فتح خان صاحب ۷۸ ج ب ۲۰۵/-
" غلام رسول صاحب لبرا ۹۹ شمالی ۱۹/-
" غلام احمد صاحب " " ۸/۱۲
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب ۱۲/۲
چوہدری خورشید احمد صاحب مرحوم ۸/-
" عبدالغنی صاحب گوندل ۹۹ شمالی ۸/۱۲
فضل بیگم اہلیہ مولوی عبدالرحمن صاحب کھاریاں ۵/۴
محمد سعید صاحب سکرٹری مال نورنگ ۶/-
ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیڈ میکل آفیسر پھالیہ گجرات ۳۴۹/-
جمعدار عبداللہ خان صاحب دوالمیال ۵/-

دفتر دوم

صفیہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب دہ چیا ۸/-
چوہدری غلام رسول صاحب " ۲۷/۸
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ غلام رسول صاحب ۱۰/-
محمد یوسف صاحب طالب آباد ۷/-
اہلیہ محمد یوسف صاحب " " ۵/-
چوہدری عبدالحمید صاحب سکرٹری مال اول ۴۰/-
ہاجرہ بیگم اہلیہ و بچگان " " ۲۷/-
مولوی اللہ دتہ صاحب گوٹھ نور محمد صاحب ۷/-
چوہدری عبدالسمیع صاحب ٹنڈو الہیار ۱۱/۳
عزیز الدین صاحب کوٹ عبداللہ ۹/۴
اہلیہ " " " ۹/۴
محمد علی صاحب " " ۹/۴
شریفاں بی بی " " ۹/۴
بچگان محمد علی صاحب " ۱/-
محمد لطیف صاحب ۹/۴
شریفاں بیگم صاحبہ اہلیہ ۹/۴
محمد سلیم صاحب ۲/۸
خیر الدین صاحب ۶/۸
سردار بی بی صاحبہ ۵/۸
رشید احمد صاحب ۶/۸
محمد جمیل صاحب کوٹ عبداللہ ۵/-
خورشید بیگم صاحبہ ۳/-
محمد حفیظ صاحب و حفیظاں بیگم صاحبہ ۳/-
چوہدری محمد الدین صاحب ۶/۸
غلام رسول صاحب ولد اللہ بخش صاحب سرآباد ۵/-
محمد سلیم صاحب " " ۵/-

منور احمد صاحب ۵/-
منشی اللہ بخش صاحب ناصر آباد اسٹیٹ ۷/-
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ۶/-
فضل کریم صاحب ۶/۸
مریم بی بی اہلیہ چوہدری جان محمد صاحب ۵/۴
سردار محمد الدین صاحب ۸/-
چوہدری عبد الغنی صاحب بیلدار ۵/-
شریفہ بیگم بنت مستری محمد الدین صاحب ۱۵/۴
فضل الدین چراغ دین صاحبان مع بچگان نور نگر فارم ۲۲/-
شکیل احمد صاحب بلوچ ″ ۲۱/-
والدہ شکیل احمد صاحب بلوچ ″ ۶/-
اہلیہ شکیل احمد صاحب ″ ″ ۷/-
غلام محمد صاحب ″ ۲۹/۸
نور الٰہی صاحب معہ والدہ صاحب ″ ۱۷/-
اللہ دتہ صاحب ″ ۶/۴
حافظ رضاء محمد صاحب انور آباد ۵/۵
خضر محمد صاحب ″ ۵/-
چوہدری کریم بخش صاحب ۸/۲
ماسٹر عبد الکریم صاحب ٹیمپر ملتان ۱۷/۴
نواسے میاں محمد سعید صاحب ۱/۸
مستری نذیر احمد صاحب ملتان شہر ۵۲/-
مبشر احمد ولد مستری نذیر احمد صاحب ۵/۸
چوہدری عبد الرحمان صاحب امیر جماعت ملتان ۱۰۰/-
مستری عبد العزیز صاحب عارف بازار بورے والہ ۵/۴
اہلیہ صاحبہ و بچگان ″ ″ ″ ″ ۵/۳
مرزا محمد یعقوب صاحب دنیا پور ۷/۸
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرحوم ″ ″ ۵/-
مرزا محمد اکرم صاحب ″ ۶/۱۲
″ محمد اشرف خان صاحب ″ ۶/۱۲
چوہدری امید خان صاحب (غیر از جماعت) ۵/-
محمد عبد اللہ صاحب نور بازار خانیوال ۶/-
چوہدری فتح محمد صاحب ″ ۳۴/۸
محمد سعید صاحب ″ ۲۵/-
چوہدری بشیر احمد صاحب سیال چنیوٹ ۶/۱۲
″ عبد الحق صاحب پریذیڈنٹ لودھراں ۵/۴
خان عاشق محمد صاحب ۶/۴
اہلیہ صاحبہ ملک عزیز احمد صاحب ۷/۵
چوہدری نذیر احمد صاحب کوٹھے والا سکرٹری مال ۵۹/-
اسم وار تفصیل ارسال فرماویں۔
محمد امین صاحب دیوا سنگھ ملتان ۵/-
محمد خان صاحب وائرلیس اوپریٹر بہاولپور ۶/۴
مستری عبد الحمید صاحب حاصل پور منڈی ۵/۴
چوہدری غلام نبی صاحب "لہڑ" ۵/۴
غلام جنت صاحبہ اہلیہ طاہر محمد خان صاحب ۷/-
حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسماعیل خان صاحب ۷/-
خاتون بی بی اہلیہ عبد الغفور خان صاحب ۵/-
محمد منیر صاحب سکرٹری مال ہارون آباد اسٹیٹ ۱۰/-
اسمواد تفصیل ارسال فرماویں۔
نور محمد صاحب ابن چوہدری غلام صاحب چک ۱۲۰ پ۔ر ۶/۸
اہلیہ صاحبہ نور محمد صاحب ۵/۲
عبد الکریم صاحب ابن چوہدری غلام رسول صاحب ۶/۸
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۵/۲

چوہدری فیروز خان صاحب سکرٹری تحریک چک ۱۶۲/۱ [illegible] ۵۱/۲
تفصیل اسمواد ارسال فرمادیں۔
ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب قلات سکرٹری مال ۲۵/-
تفصیل اسمواد ارسال فرمادیں۔
چوہدری بشیر احمد صاحب شاہد تاجر لائلپور ۷/-
محمد اسلم صاحب ″ ۵/-
چوہدری نظام الدین صاحب چاول فروش ۵/۹
فرزند علی صاحب گوہر لائلپور ۵/۴
فتح محمد صاحب ″ ۵/۴
نذیر بیگم اہلیہ محمد اکرم صاحب باجوہ محکمہ فوڈ ملتان ۱۲/۸
شیخ عبد الرحمان صاحب نائب تحصیلدار ٹانڈلیانوالہ ۶۴/۴
بیگم صاحبہ ″ ″ ″ ۲۹/-
امۃ القیوم صاحبہ دختر ″ ″ ۱۶/۹
امۃ الکریم صاحبہ ″ ″ ۱۶/۹
۱۲۶/۶
شیخ عبد الرحمان صاحب کا دستور العمل وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرنے کا ہے۔ اور انہوں نے اس سال بھی اسی طرح ادا کیا۔ مگر اس کا داخلہ کسی وجہ سے فروری میں ہوا۔ حالانکہ جنوری ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر بخشے۔ آمین
سید محمد شاہ صاحب سکرٹری مال ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۱/۸
والدہ صاحبہ ″ ″ ۵/-
سید عابد حسین صاحب ″ ″ ۵/-
حاجی نذیر احمد صاحب ″ ۱۰/-
منشی مہر الدین صاحب ″ ۹/-
میاں عبد السمیع صاحب صراف جڑانوالہ ۵/۶
″ ″ ″ از والدہ صاحبہ ۵/۶
″ ″ ″ از اہلیہ صاحبہ ۵/۶
″ ″ ″ از بچگان ۵/۶
۲۱/۸
محمد سعید صاحب جڑانوالہ ۱۰/-
اہلیہ میاں عبد الرحیم صاحب صراف ۵/۷
مستری محمد شریف صاحب لکڑ منڈی جڑانوالہ ۵/۶
چوہدری غلام احمد صاحب چک ۶۵ گ ب ۸/۱۱
″ ″ از والد چوہدری فضل احمد صاحب ۸/۱۱
″ ″ از منظور احمد صاحب ۸/۱۱
″ ″ از ہمشیرہ غلام فاطمہ صاحبہ ۱۱/۴
″ ″ از اہلیہ و بچگان ۶/۱
۴۳/۶
عبد القادر صاحب کمالیہ ضلع لائلپور ۱۰/-
سلطان احمد صاحب گوجرہ ۵/-
چوہدری پیر بخش صاحب دکاندار ماموں کانجن ۱۲/-
″ پسر غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ ۶/-
″ مشتاق احمد صاحب سکرٹری مال ۶/-
″ شکورن بیگم صاحبہ اہلیہ ۵/۸
″ محمود احمد صاحب ظفر پسر ۵/۸
سائرہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام رسول صاحب ۵/۸
لطیف احمد صاحب پسر ۵/۴
صدیق احمد صاحب ۵/۴
صغریٰ بیگم صاحبہ دختر ۵/-
زینب بی بی صاحبہ زوجہ پیر بخش صاحب ۵/۸
۶۱/-
یہ ۶۱/- چوہدری پیر بخش صاحب اپنے افراد کی طرف سے ہیں۔

چوہدری محمد علی صاحب ۶ R.B کھیم سنگھ والا لائلپور ۱۵/-
″ ″ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۶/-
″ ″ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۶/-
″ ″ از والد مرحوم چوہدری جھنڈے خاں ۵/-
″ ″ از والدہ خان بی بی صاحبہ ۵/-
″ ″ از بیوی و بچگان ۵/-
چوہدری مختار احمد صاحب مع اہل و عیال ۶ کیمپ لنگر بلا ۱۵
جبین نشان بیوہ چوہدری فضل احمد صاحب ″ ۱۸/-
چوہدری محمد شفیع صاحب ″ ۵/-
″ محمد صادق صاحب ۶۱ ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور ۵/۸
میاں دولت احمد خان صاحب ″ ″ ۵/۱۲
چوہدری امیر احمد صاحب ″ ″ ۹/-
″ ″ از اہلیہ رحمت بی بی صاحبہ ″ ″ ۵/۱۲
″ اللہ داد صاحب ″ ″ ۵/۱۲
″ محمد الدین صاحب ″ ″ ۵/۵
بقایا بھی ادا ہوا ہے۔
چوہدری انور احمد صاحب سکرٹری مال ″ ۷/-
″ محمد عزیز صاحب ″ ۶/-
″ محمد صدیق صاحب ″ ۵/۸
عبد الرحیم صاحب ۵/۸
بشیر احمد صاحب صدر ۹۷ گ ب ″ ۱۴/۸
عظیم بی بی والدہ قاضی عبد الکریم صاحب ″ ″ ۵/۸
برکتے زوجہ اللہ دین صاحب ″ ″ ۵/-
محمد بخش صاحب معہ اہلیہ آف بھینی ″ ″ ۵/۸
امۃ الحفیظ صاحبہ دختر محمد فضل صاحب بازہ ″ ″ ۵/۸
زینب والدہ شریف احمد صاحب ″ ″ ۵/۱
عائشہ صاحبہ زوجہ عبد السلام صاحب ″ ″ ۵/۲
اللہ رکھی صاحبہ والدہ ″ ″ ″ ۹/-
عبد المجید خان صاحب ۱۰۹ گ ب ″ ″ ۵/۴
بچگان چوہدری نواب الدین صاحب ۱۲۱ گوکھوال ۵/-
ڈاکٹر خلیل احمد صاحب حسنی ″ ″ ۱۰/۸
چوہدری عبد الرزاق صاحب ″ ″ ۱۹/-
چوہدری مختار احمد صاحب ″ ″ ۶/۱۲
″ محمد اشرف صاحب ″ ″ ۶/۶
″ ظفر احمد صاحب حسنی ″ ″ ۱۳/-
″ رشید احمد صاحب ″ ″ ۶/-
مبارک احمد صاحب ″ ″ ۵/-
″ عبد الغفور صاحب ″ ″ ۵/-
امۃ المجید صاحبہ بیوہ عبد الغفور ″ ۵/-
چوہدری عبد المالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ۲۷ بہاولپور ۱۰۰/-
مولوی عبد الغفور صاحب ۲۸۷ ج ب پاوسلور ۶/۴
چوہدری صوبے خان صاحب ۲۳۳ ڈھیروکے ۱۶/۵
عبد الرحمن صاحب سکرٹری مال ۵۵۹ گ ب ضلع لائلپور ۵/۴
محمد شریف صاحب سکرٹری مال ۵۵۹ ″ ۵۹/۸
اسم وار تفصیل دیں۔ تحریک جدید کے مجاہدین کو ۱۹۳۴ء سے معلوم ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کبیر کا دفتر اسم وار تفصیل سے داخل ہوتا ہے۔ پس ہر جماعت کو چاہیئے کہ وہ جب بھی تحریک جدید کا چندہ ارسال کریں یا مرکز میں آکر داخل فرماویں تو اس کے نام رسید پر اسمواد لکھوا لیا کریں۔

پیر محمد اسماعیل صاحب صدیقی گوجرہ ضلع لائلپور ۲۸/۸
مرزا غلام مصطفیٰ صاحب از اہلیہ عزیزہ بیگم ″ ۸/۸
چوہدری قائم الدین صاحب ۴۲۶ ″ ۵/-
محمد زمان خان صاحب ۶۴ گ ب ″ ۲۴/-
تلو ولد جھنڈا صاحب ۷۵ گ ب کرتارپور ″ ۱۰/۸
رحمت اللہ صاحب ″ ″ ۱۱/۶
رجو صاحبہ ″ ″ ۵/۱
″ ″ از خاوند مرحوم ″ ″ ۵/-
رحمت صاحب ″ ۱۱/۱
″ ″ والدین و چچا ″ ۵/-
مولوی خورشید صاحب ۶۹ گھسیٹ پورہ ″ ۶/-
حکیم چراغ دین صاحب ″ ″ ۸/-
چوہدری عبد المجید صاحب ″ ″ ۶/-
عبد الکریم صاحب ″ ″ ۵/۴
چوہدری محمد بخش صاحب ″ ″ ۵/۱۲
″ ″ از اہلیہ مرحومہ ″ ″ ۵/۵
″ محمد شریف صاحب ″ ″ ۷/-
میاں سلطان احمد صاحب ″ ″ ۷/۴
والدہ ″ ″ ″ ″ ۵/۴
میاں عبد الکریم صاحب ۵/۳
میاں لعل دین صاحب ۱۰/۱۰
حلیمہ ملک بنت ملک بہادر خان صاحب سرگودھا ۵/-
"اپنے جیب خرچ سے ادا کئے ہیں"
ملک متاع محمد صاحب چک ۳۵ ضلع سرگودھا ۶/۸
راجہ منظور احمد صاحب ″ ۵/۲
چوہدری محمد اسحاق صاحب ″ ۲۰/-
ماسٹر محمد عبد اللہ ادرحمہ ″ ۱۱/۵
ماسٹر محمد حنیف صاحب لنگا ″ ۵/۳
احمد بخش صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب ۱۰/-
حیات بی بی اہلیہ میاں محمد نذیر صاحب خوشاب ″ ۶/۱۲
ملک خضر حیات صاحب ″ ۱۰/-
مستری فضل الدین صاحب ″ ۵/۱
امۃ الحفیظ صاحب ″ ۵/-
گذشتہ سال بھی ۵/- روپے بلا وعدہ ادا کئے اور اب بھی ۵/- روپے بلا وعدہ ادا فرمائے ہیں۔
شیر خان صاحب ولد سلطان روڈا ضلع سرگودھا ۶/-
ملک سلطان محمود صاحب شاہپور ″ ۲۸/-
″ محمد زمان صاحب میانی ″ ۶/-
″ علی محمد صاحب ″ ″ ۵/-
حافظ غلام حسین صاحب مجوکہ ″ ۵/-
میاں روشن الدین صاحب ″ ″ ۵/-
ملک محمد اسماعیل صاحب ″ ″ ۵/-
ملک عاشق محمد صاحب پٹواری ″ ″ ۱۰/-
ملک مراد صاحب ولد عمرہ ۵/-
″ عبد اللہ صاحب ″ ″ ″ ۵/-
″ فضل الٰہی صاحب ولد طالع محمد صاحب ″ ۱۰/-
میاں محمد صاحب ″ ۵/-
محمد شفیع صاحب چک ۹ پنیار ″ ۵/۲
چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ ″ ۲۰/۸
رحمت بی بی اہلیہ جلال الدین ۳۷ ″ ۵/۸

مولا بخش صاحب ۳۸ جنوبی سرگودھا ۶/۱۰/-
چوہدری نصیر محمد صاحب ۳۹/ ڈی بی ادھی سرگلہ ۵/-
سال ۱۹۳۱ء کے جلد ادا فرمائیں گے
ماسٹر غلام احمد صاحب ۸۸ شمالی ۲۱/۱۰/-
چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ ۱۵/۸
اقبال بیگم اہلیہ غلام احمد صاحب ۹۹ شمالی ۵/۹
چوہدری غلام احمد صاحب براہ ۹۹ شمالی ۸/۱۲
پسران ۵/۸
حسین بی بی صاحبہ زوجہ خورشید احمد صاحب ۷/۴
عبدالواحد صاحب ۷/۴
اہلیہ اقبال بیگم صاحبہ ۷/-
عبدالغنی صاحب گوندل و اہلیہ عزیزہ بیگم صاحبہ ۱۵/۱۲
محمد علی صاحب گوندل ۷/-
اہلیہ آمنہ بی بی صاحبہ ۷/-
نبی احمد صاحب پسر غلام محمد صاحب گوندل ۵/-
حلیمہ بی بی اہلیہ ۵/-
عبدالحق ۵/۸
از اہلیہ صاحبہ ۵/۸
پسران ۵/۸
چوہدری فیض احمد صاحب محمد امین صاحب ۱۲۴ جنوبی ۲۰/-
ملک نور محمد صاحب پریذیڈنٹ ۱۵۲ شمالی ۴۵/۲
تفصیل ارسال فرمادیں۔
عبدالحق صاحب ۱۶۸ انگہ سرگودھا ۵/-
از حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۵/-
از حضرت مسیح الموعود علیہ السلام ۵/-
از والدہ صاحبہ ۵/-
نذیر احمد صاحب مہاجر ۱۶۸ سرگودھا ۲۵/-
اللہ بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب ۲۵/-
حاجی صالح محمد صاحب ۲۲/-
چوہدری غلام نبی صاحب بھلیہ ضلع گجرات ۱۰/۴
میاں خاں صاحب پریذیڈنٹ ترکھار ۱۴/-
تفصیل ارسال فرمادیں
علی محمد صاحب پریذیڈنٹ رسول ۱۰/-
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب سمابیہ ۶/-
فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ میراں بخش سوک کلاں ۷/۴
محمد شفیع صاحب سکرٹری مال شاہ دیوال ۶/۲
از اہلیہ بی بی صاحبہ ۶/۴
عالم بی بی صاحبہ ککرالی ۵/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ کنجاہ ۱۰/-
ملک عطاء الرحمان صاحب کھاریاں ۱۳/۸
سید نذیر احمد صاحب سابق گولیکی ۵/۴
حیات بیگم صاحبہ ہمشیرہ سلطان احمد صاحب ۵/-
امۃ الحی صاحبہ اہلیہ رشید الدین صاحبہ ۵/۸
سید محمد احمد صاحب گکھڑ ۶/-
ماسٹر محمد حسین صاحب چک جمال ضلع جہلم ۵/-
اہلیہ میاں عنایت اللہ صاحب ۵/-
فاطمہ بی بی اہلیہ ملک ستار محمد خاں صاحب دوالمیالی ۵/۸
حاضراں بی بی اہلیہ جمعدار محمد خاں صاحب ۵/-
جمعدار محمد خاں صاحب سالی ۲۲ ۵/-
والدہ مبارک احمد صاحب ۵/-
کرم بی بی صاحبہ ملک عباس خاں صاحب ۵/۱

میاں عبدالسلام صاحب محمود آباد ضلع جہلم ۵/-
غلام احمد صاحب میانوالی ۴/-
نوٹ: جماعت میاں والی نے سو فیصدی ادا کردیا ہے۔ جو شائع ہوچکا ہے اب ۲۵۰/- آئے۔ مگر ان کی تفصیل نہیں۔
عبدالماجد صاحب داؤد خیل ۵۰/-
سید صفدر علی شاہ صاحب ۵/-
نورن خاں صاحب سہرانی بستی ضلع ڈیرہ غازیخاں ۵/-
بیگم صاحبہ امیر اللہ خاں صاحب کوٹ قیصرانی ۱۳۲/-
منظور احمد صاحب سکرٹری مال سوکڑ ۱۰/-
اہلیہ غلام احمد صاحب ویکسی نیٹر مظفرگڑھ ۶/-
رضیہ بیگم دختر ۵/۹
دولت بیگم دختر ۵/۳
بابو بشیر احمد صاحب ۱۲/-
حوالدار کلرک مختار احمد صاحب راولپنڈی ۳۰/۱۲

ڈاکٹر مقبول احمد صاحب پبی سرحد ۵/۸
فیض محمد خاں صاحب ٹوپی ۵/۶
امۃ الحفیظ صاحبہ سرائے نورنگ ۵/۸
محمد نور صاحب ۱۰/۱۰
چوہدری مختار احمد صاحب کوہاٹ ۵/۸
محمد انور صاحب ٹل ۵/-
سید محمود الحسن صاحب ۱۲/-
ناصرہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس مردان ۱۰/-
میاں امین الدین صاحب ۱۰/-
رضیہ بیگم صاحبہ غوری والا سرحد ۵/-
برکات احمد صاحب دکاندار دا بل علاقہ گلگت ۷/۴
صادق محمود صاحب ادریر ۶/-
بھاگن بی بی صاحبہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۵/-
نیمہ ثریا اہلیہ محمد عارف صاحب اوکاڑہ ۵/-
مرزا احمد یعقوب صاحب محمد ایوب صاحب ۲۷/ ای بی ۱۱/۸

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ خدا پر توکل کرکے پورے اخلاص جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہ ہوگا"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے جہاد کبیر کے ذریعہ ہر احمدی کے لئے یہ راستہ کھول دیا ہے کہ ہر احمدی حصہ لے کر اس وقت کے لئے اُس وقت کے آنے سے پہلے جس وقت سونے کے پہاڑ کے برابر بھی ایک پیسہ قیمت نہ رکھے گا۔

اور فرماتے ہیں ؎

فریبے مخور از سیم و زر و مال — کہ ہر مال را آخر آید زوال
نہ آوردہ ایم و نہ خود بریم — تہی آمدیم و تہی بگذریم

وکیل المال تحریک جدید

غلام کبیر یا صاحب راولپنڈی ۱۰/-
-/۱۰ روپے پہلے ادا کرچکے ہیں۔
اہلیہ ماسٹر خدا بخش صاحب راولپنڈی ۵/-
امۃ الحمید صاحبہ بشریٰ/ ۲ مرزا بشیر احمد صاحب ۷/-
غلام محمد صاحب ۵/-
صادق محمد صاحب ولد چوہدری فقیر محمد صاحب ۲۶/-
منشی نتھے خاں صاحب جنگا بنگیال ۵/۱۳/۶
عبدالوحید صاحب راحت میڈیکل ہال گوجرخاں ۱۸/۴
چوہدری طفیل محمد صاحب پشاور شہر ۵۸/-
-/۲۲ روپے وعدہ معہ والدین کا ہے
اہلیہ صاحبہ میاں عبداللطیف صاحب ۶/۸
شیخ محمد اسرائیل صاحب ۱۱/-
اہلیہ صاحبہ ارباب عجب خاں ۱۵/-
مولوی محمد عرفان صاحب مانسہرہ ۸۵/-
عبدالغفار خاں صاحب وارسک پشاور ۵/-
بختیار احمد صاحب ۵/-
سلطان شیر خاں صاحب ۲۵
از اہلیہ صاحبہ ۵/-

میجر بشیر احمد صاحب آزاد کشمیر میرپور ۲۳۵/-
از والد مرحوم ۲۳۵/-
از والدہ مرحومہ ۲۳۵/-
از اہلیہ صاحبہ ۲۳۵/-
(روپے ۹۴۰/-)

دفتر دوم یا اول کے مجاہدین تحریک جدید جو مکرم میجر صاحب کی طرح سروس میں ہیں یا پنشن پر ہیں۔ وہ بھی اس نیت اور ارادے کے ساتھ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تحریک جدید کا چندہ مجلس مشاورت تک جمع ہو جائے۔ کوشش کریں۔ تو وہ بھی سابقون میں آسکتے ہیں۔ اور اپنے امام مقدس کی خوشنودی اور دعا کے حق دار ہو جائیں۔

"یاد رکھو! جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں لوگ ہیں۔ جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کردیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں۔

مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے بیٹھے اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کردے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں گذرتے ہوئے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے"

پس آپ اپنی ذاتی مجبوریوں کو نظر انداز کردیں۔ کیونکہ آپ کا عہد ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مرزا عبدالحق صاحب پٹواری پاکپتن ۷/-
چوہدری نثار احمد صاحب ۳۹/ ۱۲ ایل چیچہ وطنی ۷/۸
عبدالعزیز صاحب ۵/۸
عزیز اللہ صاحب عارف ولد ۲۹/-
نذیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب، نسیم اختر صاحبہ دختر ۱۲/۸
چوہدری نور احمد صاحب ۳/ ۱۱ ایل منٹگمری ۵/۸
اہلیہ صاحبہ ۵/۸
پسران ۵/۴
والدہ چوہدری غلام احمد صاحب ۵/۸
چوہدری ناصر احمد صاحب ۵/۲
خلیل احمد صاحب ۷/۶
منیر احمد صاحب ولد چوہدری شہاب دین ۷/۱۰
اہلیہ صاحبہ ۱۲/۴
ملک رشید الدین صاحب انور ۱۱۹/ ای بی ۵/-
سعیدہ بیگم اہلیہ ملک عصمت اللہ صاحب مرحوم ۵/-
صدیقہ محمد احمد صاحب ندیم احمد صاحب مسعود شکیل بچگان ۵/-
امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ملک حشمت اللہ صاحب ۵/-
شاہدہ کوثر دختر ۵/-
ڈاکٹر امام علی صاحب ۱۵/-
غلام محمد صاحب بھگی کاٹھیہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب ۲۴۵/ ای بی منٹگمری ۸/۴
ماسٹر عبدالرشید صاحب پسر ۵/۴
ملک نور محمد صاحب نمبردار ۶/-
ملک محمد کریم صاحب ولد فتح محمد صاحب ۵/۸
مختار احمد صاحب چک ۲۴۵/ ای بی ۷/-
بلقیس بیگم معہ پسران حافظ محمد یوسف صاحب ۶/-
محمد اقبال صاحب ولد نور محمد صاحب ۵/-
نور محمد صاحب ۲۴۵/ ای بی ۷/-
غلام محمد صاحب ۵/۸
سردار بیگم اہلیہ شیخ عبدالواحد صاحب دھرم پورہ ۸/۸
شیخ عبدالشکور صاحب ۶/-
بیگم قمر سردار صاحبہ ۲۵/-
بابو حفیظ احمد صاحب ۵/-

سلطان نصرت صاحب دہلی دروازہ لاہور ۶/-
آغا سلطان احمد صاحب " " " ۵/-
مرزا رحمت اللہ صاحب سول لائن " ۱۱/۸
اہلیہ صاحبہ ملک عبد العزیز صاحب نسبت روڈ ۲۵/-
خواجہ آصف محمود صاحب سول لائن ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ عبد الرشید کوثر سول لائن ۱۵/-
امتہ الحمید صاحبہ سول لائن ۲۰/-
خان غلام بھیک خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۸/-
ثریا بیگم اہلیہ ملک محمد خانصاحب نیلا گنبد " ۹/-
چوہدری عبد الغنی صاحب باٹا پور ۱۰/-
مرزا الطاف الرحمان صاحب قصور ۵/-
چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ راجہ جنگ ۱۷/-
تفصیل ارسال فرمادیں۔

جماعت احمدیہ راجہ جنگ ضلع لاہور کے سکرٹری مال چوہدری بشیر احمد صاحب سٹیشن ماسٹر جن کا اب تبادلہ رکھالوالہ سٹیشن کا ہوا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنا وعدہ مبلغ ۴۲/- فروری کے آخر تک ادا فرمایا۔ بلکہ اپنی جماعت کے سب احباب سے وصول کیا۔ اور فروری کے آخر میں جماعت کے وعدے سو فیصدی پورے کئے۔

چوہدری محمد عیسیٰ صاحب راجہ جنگ ۵۰/-
آپ نے بقایا کے ۱۲/- روپے بھی ساتھ ہی ادا کئے ہیں۔

چوہدری بشیر احمد صاحب ۴۲/-
چوہدری محمد داؤد صاحب اے۔ ایس۔ ایم ۱۸/-
" نذیر احمد پٹواری راجہ جنگ ۵/-
قاضی بشیر احمد صاحب وائی مرچنٹ شیخوپورہ ۳۷/-
چوہدری محمد شفیع صاحب آڑھتی " ۵/۹
محمد اسلام الدین صاحب " ۵/-
صاحبزادی صاحبہ بمعہ بچگان آبنہ " ۲۲/۱۰
خلیل احمد صاحب اسماعیل آبنہ " ۱۱/-
نور محمد صاحب معہ خاندان " ۱۴/-
مسعودہ بیگم صاحبہ ۵/-
رحمت بی بی اہلیہ ڈاکٹر غلام قادر صاحب جھوچک ۲۱/-
چوہدری مسعود احمد صاحب " ۱۳۳/-
محمد ابراہیم صاحب بمعہ اہل عیال چوہڑکانہ منڈی ۱۵/-
فضل الدین صاحب نمبردار معہ اہل وعیال ۹/۱۳
محمد رشید صاحب طالب علم ۵/۱۳
بشیر احمد صاحب طاہر ابن فضل الدین ۵/۱۳
جان محمد صاحب ہیڈ ماسٹر معہ اہل وعیال ۱۴/۴
محمد نذیر صاحب ڈار اہلیہ صاحبہ ۱۵/۱۰
ہمشیرہ صاحبہ " " " ۵/۱
تنویر احمد صاحب پسر " " ۵/۱
عبد الرحمان صاحب برتن فروش ۵/۱۳
میاں عنایت اللہ صاحب قولہ ۵/۴
چوہدری اللہ بخش صاحب رتوآنہ ننکانہ ۶/-
صوفی مرزا چاند بیگ صاحب " " ۸/۱۲
چوہدری شیر محمد صاحب دادا پوترے شیخوپورہ ۵/۱۳
" عصمت اللہ صاحب ۵/۳
" عبد العزیز صاحب ۵/۳

چوہدری نور محمد صاحب ۵/۳
" عبد المجید صاحب ۵/-
نواب الدین ولد علی بخش صاحب ۵/۳
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ۵/۷
شریفاں بی بی اہلیہ فضل الدین صاحب ۵/-
میاں محمد ابراہیم صاحب ولد جلال الدین ۷/۴
بھائی عبد الرحمان صاحب بھیکی ۳/۵۴ ۶/۱۱
عبد المجید صاحب ہوڑہ چک ۱۸ شیخوپورہ ۱۱/-
دین محمد صاحب و محمد بخش صاحب " ۱۱/۲
محمد فاضل و محمد طفیل صاحبان ۱۰/۸
اللہ بخش صاحب " ۵/۱۰
رشیم بی بی اہلیہ " " ۵/۶
اصغر علی و برکت علی صاحبان ۵/۴
محمد صادق صاحب دکاندار ۵/۲
مولوی عبد اللہ صاحب ۵/۲

اسماعیل مستری ۷/۱
محمد منیر احمد صاحب ۱۸ ہوڑہ چک شیخوپورہ ۵/۶
بشیر احمد صاحب ولد حاکم علی صاحب ۵/۶
سرداراں بی بی صاحبہ ۵/۶
ڈاکٹر محمد مختار صاحب ۱۴/-
اللہ رکھی صاحبہ ۵/۸
رشیم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب ۵/۴
اہلیہ صاحبہ علم الدین صاحب ۷۹ نواں کوٹ ۵/۱
نذیر احمد صاحب " " ۵/۹
چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار " ۸/-
" صفدر علی صاحب " ۸/-
" نصر اللہ خاں صاحب " ۷/۱۲
" ظفر اللہ خانصاحب ۷/۱۱
" محمد الدین صاحب ۷/۱۱
" دین محمد صاحب ۷/۱۱

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

قابل توجہ عہدہ داران و احباب کرام!

آنچہ داری از متاع و منزلت ۔ بے مشقت ہا نہ گشتہ حاصلت
جو کچھ بھی سامان اور عزت تیرے پاس ہے ۔ وہ تجھے بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوئی ۔
بایدت تا طے کنے جہد دراز ۔ تا خوری از کشت خود نانے فراز
ایک لمبے عرصہ کی کوشش درکار ہے ۔ تاکہ تو اپنی کھیتی سے روٹی کھائے ۔
چوں ہمیں قانونِ قدرت افتاد ۔ پس ہمیں یاد آور در کشتِ معاد
جب قانونِ قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے ۔ پس آخرت کی کھیتی کے لئے یہی بات یاد رکھ ۔
خوب گفت آں قادرے رب الوریٰ ۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ
رب العالمین قادر خدا نے خود فرمایا ہے ۔ کہ انسان کو اپنی کوشش کے پھل کے سوا کچھ نہیں ملتا
گندم از گندم بروید جو ز جو ۔ از مکافات عمل غافل مشو
گیہوں سے گیہوں پیدا ہوتا ہے اور جو سے جو ۔ تو عمل کے بدلہ سے غافل نہ ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان بالا پڑھ کر عہدہ داران اور تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب کرام توجہ فرمادیں ۔ اور آج سے ہی کوشش کریں ۔ کہ ان کے سال رواں کے وعدے بہ فضلِ خدا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تعمیل میں اس ماہ میں ہی ادا ہوجاویں ۔ تا وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعا کے لینے والے ہوں ۔ والسلام

خاکسار :۔ **برکت علی خاں**
وکیل المال تحریک جدید

چوہدری دین محمد صاحب ۵/۶
بشیر احمد صاحب گل ۵/۸
محمود احمد صاحب گل ۱۱/-
محمد طفیل صاحب راجپوت ۵/۸
ہدایت علی صاحب ۵/۸
سردار محمد صاحب ۵/۸
غلام رسول صاحب ۵/۸
فضل احمد صاحب ۵/۸
غلام نبی صاحب ۶/-
صوفی احمد دین صاحب ۵/۸
فضل قادر ولد عبد الرحمان ۵/۸
حاکم بی بی صاحبہ بیوہ ۵/۸
بشیر احمد، محمد اسلم، خورشید احمد صاحب ۱۰/-
محمد سعید مستری ۷/۱

چوہدری فضل احمد صاحب ۷/۱۰
مستری فضل الدین صاحب ۷/۱۰
چوہدری خورشید احمد صاحب ۷/۱۱
" عبد الحق صاحب ۷/۱۱
" فتح محمد صاحب ۷/۸
" محمد سردار صاحب ۷/۱۰
" محمد شفیع و فقیر محمد صاحبان ۷/۱۱
" بشیر احمد صاحب ولد کرم الٰہی صاحب ۵/۱۲
" محمد شفقت صاحبہ طاہر ۷/۱۱
رشیم بی بی اہلیہ نصر اللہ خانصاحب ۵/۴
بیگم صاحبہ چوہدری ظفر اللہ خاں ۵/۱
مستری عبد الکریم صاحب ۶/۱
شیخ محمد صدیق صاحب سٹینڈرڈ کیمیکل کمپنی شاہ کوٹ ۲۰/-

فاطمہ بیگم صاحبہ ایمن آباد گوجرانوالہ ۵/۷
میاں اللہ بخش صاحب ترگڑی " ۵/-
رحمت اللہ صاحب " " ۵/-
۱۰/- روپے بلا تفصیل ہیں تفصیل ارسال فرمادیں
چوہدری رحمت علی صاحب بوڑہ فیروز والا گوجرانوالہ ۲۰/-
حاکم بی بی فاطمہ بی بی صاحبہ پیر کوٹ ثانی " ۵/-
صغیر احمد صاحب پریذیڈنٹ تلونڈی کھجور والی ۱۲/۸
چوہدری محمد مالک صاحب " " ۶/۴
چوہدری عطاء اللہ صاحب " " ۶/۴
" ذکاء اللہ صاحب " " ۶/۴
" عنایت اللہ صاحب " " ۶/۴
" محمد فیروز صاحب کوٹو تارڑ گوجرانوالہ ۳۰/۸
نذیر احمد صاحب سکرٹری مال گروکاں " ۵/۵
چوہدری عبد الکریم صاحب ۷۹ نواں کوٹ ۵/-
مستری محمد صدیق صاحب " ۵/-
سردار بیگم اہلیہ چوہدری نواب دین صاحب ۵/-
بیگم بی بی اہلیہ چوہدری غلام سرور صاحب ۵/-
چوہدری خادم حسین صاحب ۵/-
چوہدری محمود احمد معہ اہلیہ صاحبہ کوٹلی ۱۱۷ ۱۴/۸
" قدیر احمد ولد فرزند خانصاحب ۶/-
" فرزند خانصاحب معہ اہلیہ و والدہ صاحبہ ۲۴/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری علم الدین ۲۹ ڈیرہ شیخوپورہ ۵/-
چوہدری مبارک علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۰/۴
" عبد القیوم صاحب " ۵/-
محمد ادریس ولد عنایت علی صاحب " ۵/-
چوہدری شوق محمد صاحب " ۶/۴
رحمت علی صاحب " ۵/۱۰
چوہدری عبد اللہ صاحب شیروکی شیخوپورہ ۵/-
" عبد العزیز ولد بشیر محمد صاحب ڈیرہ مان سنگھ ۵/-
" عبد العزیز ولد محمد دین " ۵/-
" جان محمد صاحب " ۵/۸
" حسن محمد صاحب " ۵/-
" چراغ محمد صاحب " ۵/-
" سردار محمد صاحب " ۵/۸
" رشید احمد صاحب " ۵/-
" سردار محمد صاحب " ۵/-
" فضل الدین صاحب " ۵/۲
عبد المجید ولد فضل الدین صاحب " ۵/-
باقو اہلیہ فضل الدین صاحب " ۴/-
چوہدری فتح محمد صاحب ۷۷ R.B لائلپور ۵/-
قدرت اللہ صاحب سمندری " ۶/-
محمد اسماعیل صاحب " " ۵/۹
حسن محمد صاحب " " ۶/۸
بیگم زوجہ حیات محمد صاحب لوہارے ۷۷ " ۱۹/۱۲

مشرقی پاکستان اور وعدے ۔ مکرم محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ جو وعدوں کے وقت کراچی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں آئے تھے انہوں نے وعدوں کا اعلان دیکھتے ہی اپنا وعدہ جو گذشتہ سال سے چار صد کا اضافہ کر کے ۱۵۰۰/- پیش حضور کیا تھا انہوں نے اس رقم کا ڈرافٹ فروری کے آخر میں دیا ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال تحریک جدید)

مغربی پاکستان کے نئے بجٹ میں ۸ کروڑ ۱۶ لاکھ روپے کا خسارہ

خسارہ پورا کرنے کیلئے نئے ٹیکسوں سے دو کروڑ سولہ لاکھ روپیہ وصول کیا جائیگا

لاہور ۱۵؍ مارچ۔ وزیر خزانہ پیرزادہ عبدالستار نے کل ۵۹-۵۸ء کے لئے مغربی پاکستان کا دو کروڑ سولہ لاکھ روپے کے خسارہ کا بجٹ پیش کر دیا۔ اس خسارہ کو نئے ٹیکسوں سے پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے نئے ٹیکسوں سے پانچ کروڑ سولہ لاکھ روپے حاصل کئے جائیں گے باقی تین کروڑ روپے کا خسارہ مرکزی حکومت کی امداد یا قرضہ سے پورا کیا جائے گا۔ خسارہ کو پورا کرنے کیلئے نقد فصلوں پر ٹیکس کی تجویز کی گئی ہے۔ ان نقد فصلوں میں گنا۔ کپاس اور تیل کے بیجوں کی فصلیں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شہری جائیداد اور موٹر وہیکل ٹیکس کی شرح کو نئے طریقے سے لاگو کیا گیا ہے۔ سو روپے سے زائد رقم پر رسیدی ٹکٹ کی شرح ۲ آنے سے بڑھا کر ۴ آنے کر دی گئی ہے۔ شرط بدنے پر بھی ٹیکس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح سے ڈیڑھ روپیہ یا اس سے زائد کے سینما ٹکٹوں پر تفریحی ٹیکس ۵۰ فیصدی سے بڑھا کر ۷۵ فیصدی کر دیا گیا ہے۔ بجلی کا کرایہ سارے صوبے میں ساڑھے چار آنے یونٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ آئندہ سال حکومت اڑھائی کروڑ روپے کی مالیت کی سرکاری زمین نو آباد شدہ براج میں فروخت کرے گی اور حکومت کے ان محکموں کے اخراجات میں جو منفعت بخش نہیں ہیں کمی کی جائے گی۔ اور ان کے اخراجات کم سے کم ۵۰ فیصدی گھٹا دیئے جائیں گے۔ گنے پر ۶/ روپے فی ایکڑ ٹیکس لگایا گیا ہے۔ بیج کی فصلوں پر کاشت شدہ زمین پر ۳/ روپے فی ایکڑ ٹیکس ہوگا بارانی اور سیلابی زمین پر چار روپے فی ایکڑ اور دوباری فصل پر دو روپے فی ایکڑ کے حساب سے ٹیکس ہوگا کپاس پر بھی دو روپے فی ایکڑ ٹیکس ہوگا۔

جو ۲۵ روپے سے زیادہ مالیہ اور آبیانہ ادا کر رہے ہیں ان پر ٹیکس نہیں ہوگا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالکوں پر بھی یہ ٹیکس عائد نہیں ہوگا۔ جن کے پاس سو ایکڑ سے زیادہ زمین ہے ان سے جو شرح تجویز کی گئی ہے اس کا ڈیڑھ گنا وصول کیا جائے گا۔ مثلاً گنے کی فصل پر ۶/ روپے کی بجائے ۹/ روپے فی ایکڑ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ اس سے حکومت کو ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ حاصل ہوگا۔

حضرت مصلح موعود کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشانات

(بقیہ صفحہ ۵)

جب مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سنایا تو صرف مجھے بری کیا اور باقی ملزموں کو سزائیں دی گئیں۔ اس واقعہ کا سردار صاحب موصوف پر بہت گہرا اثر تھا وہ بہت ہی عزت اور عقیدت سے حضور کا ذکر اپنے ملنے والوں سے کرتے رہتے ہیں۔

یوں تو قریباً ہر احمدی حضور کی دعاؤں کی قبولیت کا گواہ ہے۔ لیکن میں اپنے مضمون کو ختم کرنے سے قبل حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا تجربہ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چند سال قبل ہمارے سلسلہ کے ایک مبلغ کا ایک مضمون اخبار الفضل میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جب میں تبلیغ کے لئے باہر جانے لگا تو حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے دیگر ضروری نصائح کے علاوہ ایک اہم نصیحت بھی فرمائی کہ تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو حضور کی خدمت میں ضرور دعا کے لئے لکھا کرو۔ کیونکہ بسا اوقات میں نے اس امر کا تجربہ کیا ہے کہ کسی مشکل کے پیش آنے پر ادھر میں نے حضور کو خط لکھا اور ابھی وہ خط راستہ میں ہی تھا اور حضور تک نہ پہنچا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حضور کی برکت سے میری اس مشکل کو دور فرما دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کے متعلق کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

ہزار سر بزتی مشکلے نہ گردد حل
چو پیش ایں ہمہ تدبیر کار یک دعا باشد

اس شعر کے مطابق سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیوں کی مشکلات اور مصائب سیدنا حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دور فرمائی ہوں گی۔

(بشکریہ اخبار بدر قادیان)

مشرقی پاکستان کے بجٹ میں چار کروڑ دو لاکھ روپے کا خسارہ

۱۴ نئے ٹیکس لگا کر خسارہ دو کروڑ روپے تک کم کر دینے کی تجویز

ڈھاکہ ۱۵؍ مارچ۔ کل صوبائی وزیر خزانہ نے اسمبلی میں نئے سال کا بجٹ پیش کیا۔ جس میں چار کروڑ روپے سے زیادہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ۱۴ نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں۔

نئے ٹیکسوں سے خسارہ گھٹ کر دو کروڑ روپے تک رہ جائے گا۔ ابتدائی تخمینہ کے مطابق آمدنی ۳۷ کروڑ ۱۲ لاکھ اور خرچ ۴۱ کروڑ ۵ لاکھ ہوگا۔ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ سے ۴۳ کروڑ ۸۷ لاکھ روپے کی آمدنی اور ۴۰ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے کا خرچ ہوگا۔ اس طرح خسارہ پانچ کروڑ ۸۷ لاکھ روپے ہوگا۔

وزیر خزانہ منورنجن دھر نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت کی سرگرمیوں کے ساتھ خرچ میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ آمدنی میں بھی یقیناً اضافہ ہوا ہے، لیکن خرچ کی رفتار بہت تیز ہے۔ ۵۷-۱۹۵۶ء کے آخر تک مجموعی خسارہ ۲۴ کروڑ روپے تھا جسے کم کرنے کی برابر کوشش کی گئی۔ انہوں نے نئے اخراجات کے بارے میں بتایا ہے کہ تعلیم پر ۹ کروڑ۔ صحت پر ساڑھے چار کروڑ اور زراعت پر ساڑھے تین کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔

نئے جو ٹیکس لگائے جائیں گے ان میں ادویہ کے لائسنسوں کی فیس میں اضافہ سائیکلوں پر پانچ روپے سالانہ فیس کشتیوں پر ٹیکس۔ تفریحی ٹیکس میں اضافہ۔ انعامی مقابلوں میں ٹیکس۔ بجلی پر محصول میں تین پائی کا اضافہ۔ اور تعلیمی ٹیکس پر ایک آنہ چھ پائی کا اضافہ شامل ہے۔

وقفہ سوالات کے دوران میں صوبائی وزیر مسٹر خیرات حسین نے بتایا کہ صوبہ میں غیر ملکی جاسوسوں کی سرگرمیوں کے بارے میں حکومت نے معلومات حاصل کی ہیں۔ لیکن ان کا انکشاف مفاد عامہ کے خلاف ہے۔ بہر حال حکومت مناسب کارروائی کر رہی ہے۔

طلباء کو اپنے مسائل خود حل کرنیکا مشورہ

کراچی ۱۵؍ مارچ۔ مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالعلیم نے آج یہاں عالمی یونیورسٹی سروس کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ طالب علم زبردست قوت ہوتے ہیں۔ وہ ملک کی ترقی میں مدد دے سکتے ہیں۔ انہوں نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ کسی کا آلہ کار نہ بنیں انہیں فراخدل بننا چاہیئے۔ حکومت طلباء کی مشکلات سے پوری طرح آگاہ ہے اور ان کو دور کرنے کیلئے کوشش

دہران میں تین سو افراد گرفتار

دہران (سعودی عرب) ۱۴؍ مارچ معلوم ہوا ہے کہ اس پمفلٹ کی تقسیم کے بعد جس میں شاہ سعود کی مذمت کی گئی ہے دہران میں تقریباً تین سو افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ شاہ سعود نے شاہی خاندان کے ان تمام افراد کو جو ملک سے باہر گئے ہوتے ہیں واپس آنے کی ہدایت کی ہے اور اس علاقے میں خاص حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس پمفلٹ میں جو تحریک آزادی سعودی عرب نے تقسیم کئے ہیں شاہ سعود کو عوام کے غم و غصہ سے آگاہ کرتے ہوئے متحدہ جمہوریہ عرب کے صدر جمال عبدالناصر کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں امید تھی کہ شاہ سعود آزاد عربوں کے مفاد کے لئے جنگ لڑیں گے اور صدر ناصر کی مدد کریں گے۔ ہم صدر ناصر کی حمایت امریکی ڈالروں کیلئے نہیں بلکہ ان کی عرب قوم کے لئے خدمات کی وجہ سے کرتے ہیں +

درخواست دعا

میرا پوتا سلیم الرحمن طول عمرہٗ ابن شیخ لطیف الرحمن صاحب سلمہٗ بی اے لائلپور گلوں کی تکلیف سے بیمار ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بچہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ واحباب کرام اور درویشان قادیان سے سلیم الرحمن طول عمرہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے ہمدردانہ دعا کی درخواست ہے

شیخ کلیم الرحمن نظارت اصلاح وارشاد ربوہ